

# نذر خلافت

لارجور

ہفت روزہ

38

تینی اسلامی کتابخانہ  
خلافت راشدہ کتابخانہ



مسلسل اشاعت کا  
31 واس سال

## تنظیم اسلامی کا ترجمان

7 نومبر 1444ھ / 10 اکتوبر 2022ء

### مسلمانوں کے عروج وزوال کی حقیقت

اللہ تعالیٰ اسی کتاب کی بدولت قوموں کو انحصارے گا ترقی دے گا، عروج بخش گا، اُنیں اس دنیا میں بلندی سے سرفراز فرمائے گا، اور اسی کتاب کو چھوڑنے کے باعث قوموں کو ذلیل و خوار کرے گا۔ یہ حدیث بڑی اہم ہے۔ میں نے جب اس حدیث پر غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ اس حقیقت کا تعلق بالخصوص مسلمانوں سے ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بوجہ مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا مستقل ضابطہ یہ ہے کہ ان میں سے جو قوم بھی قرآن کو لے کر اٹھے گی اسے اللہ تعالیٰ دنیا میں عروج و سر بلندی اور غلبہ عطا فرمائے گا اور مسلمانوں میں سے جو قوم قرآن کو ذلیل کر دے گی، قرآن کو چھوڑ دے گی، قرآن کی طرف پیشہ کر لے گی اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل درسو کر دے گا۔ ویسے تو چند سال قل ممحنے یہ گمان ہوا تھا کہ شاید ہماری ذلت و رسوائی کا دور اب فتح ہو رہا ہے اور شاید اب ہم دنیا میں عروج کا حزن ہو رہا ہے بیس۔ وہ جو مولا ناحالی نے کہا تھا۔

پستی کا کوئی حد سے گزرنہ دیکھئے

اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھئے

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ غالباً ابھی ہمارے اوپر اللہ کے عذاب کے مزید کوڑے بر سے

ہاں لے گیں۔ اب تک ہماری پیشہ پر عذاب الہی کے کئی کوڑے برس چکے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد

لیکن ہماری بد قسمی ہے کہ ہم نے ان سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔

### اس شمارے میں

تیا اگر حسنه کی بخشیت تبتخت

فیضت کے ہولناک ممتاز الادار

یاعدا الرخدا بیز رگ لوئی۔ !!

تو یاصورت عمل

چھالی تھر گیا تو راقم تب کیا!

ثرا تصحیحہ رقاۃ الون: اصل ابیجیدا



# حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

الحدائق  
1004

آیات: 83-7

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ الشُّعْرَاءَ

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَالْحَقْنِي بِالصِّلْحِينَ ﴿٨١﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي  
الْأُخْرَى نِينَ ﴿٨٢﴾ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَاثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٣﴾ وَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ  
كَانَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبَعَّثُونَ ﴿٨٥﴾

ابھی تک حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد اور اپنی قوم کے لوگوں سے مخاطب تھا۔ اب براہ راست اللہ تعالیٰ سے دعائیں گے رہے ہیں:  
آیت: ۸۳: 『رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَالْحَقْنِي بِالصِّلْحِينَ ﴿٨١﴾』 ”اے میرے پروردگار! تو مجھے حکمت عطا فرم اور مجھے اپنے  
صالح بندوں میں شامل کر دے۔“

آیت: ۸۴: 『وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْأُخْرَى نِينَ ﴿٨٢﴾』 ”اور میرے لیے بنا دے سچی ناموری پچھلے لوگوں میں میں۔“  
یعنی بعد میں آنے والی نسلیں میرا ذکر اچھے انداز میں کریں اور میرا نام عزت سے لیں۔

آیت: ۸۵: 『وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَاثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٣﴾』 ”اور مجھے بنا دے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں میں۔“

آیت: ۸۶: 『وَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٤﴾』 ”اور میرے والد کو بخش دے، یقیناً وہ گمراہ لوگوں میں میں سے ہے۔“

آیت: ۸۷: 『وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبَعَّثُونَ ﴿٨٥﴾』 ”اور مجھے رسوانہ کیجیو اس دن جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے۔“

”.....تب اللہ تمہاری دعا نئیں قبول نہیں کرے گا۔“

درس  
مدیث

عَنْ خَدِيْفَةَ بْنِ الْمَوْلَى عَنِ السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ  
الْمُنْكَرِ أَوْلَيُو شَكْرَ اللَّهِ أَنْ يَعِشَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ)) (رواہ اتر مذی)

حضرت خدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے  
کہ (اے مسلمانو!) تم لازماً حکم دو گے معروف (بھلائی) کا اور لازماً رکو گے منکر (برائی) سے۔ (اگر تم نے ایسا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ  
تم پر لازماً اپنا عذاب نازل کرے گا اور پھر تم اس کو پکارو گے لیکن وہ تمہاری دعا نئیں قبول نہیں کرے گا۔“

**تشریح:** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہیں عن المنکر کا فریضہ جب تک لوگ انجام دیتے رہیں گے اس وقت تک ان پر عمومی  
عذاب نہیں آئے گا۔ جب لوگ اس فریضہ کو چھوڑ دیتے ہیں گے اس وقت رب العالمین کا ان پر عذاب آئے گا کہ اس کے بعد ان کی دعا نئیں بھی نہیں  
کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی دعوت کے لیے قول فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

# بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!

## ندانے خلافت

خلافت کی بنیاد نیا میں ہو پھر استوار  
لاکھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگہ

تبلیغی اسلامی کا ترجمان نظم خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

7 ربیع الاول 1444ھ جلد 31

4 اکتوبر 2022ء شمارہ 38

مدیر مسئول / حافظ عاکف سعید

مدیر / ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون / فرید الدلہ مروٹ

نگار طباعت: شیخ جیم الدین

پبلش: محمد سعید اسعد طابع: شیخ احمد چودھری

مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزوی دفتر تبلیغی اسلامی

"دارالاسلام" مہمان روز جوہنگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800

(042) 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے ماؤنٹ ٹاؤن لاہور

فون: 35834000: 35869501-03: nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ ذری تعادن

اندرونی ملک ..... 800 روپے

بیرون پاکستان

امریک، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ذرا فاتح، منی آرڈر یا پے آرڈر

"مکتبہ مرکزوی امام خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جائے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا حصہ میں رکھا جائزات کی تمام آراء

سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

الله رب العزت کی تخلیق کا ذرۂ السماں کون ہے؟ حسن حلق کی امہا کون ہے؟ بندگی کی معراج پر کون ہے؟ کائنات میں بے مثل کون ہے؟ حکمت اور دنائی کے بلند ترین مقام پر کون فائز تھا؟ کس کی رسائی وہاں تک ہوئی جہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں؟ آدم و حوا کی اولاد میں سے وہ واحد ہستی کون سی ہے، جس کا اٹھنا پڑھنا، چلن پھرنا، کھانا پینا، سونا جا گنا، دیکھنا سنتنا، رہنا سہنا اور پہنچنا اتنا تاریخ نے مقدس امانت کے طور پر محفوظ کر لیا؟ وہ کون ہے جس کی تجارت دیانت کی علامت تھی؟ وہ کون سی ہستی تھی جس کی امانت داری کی قسم اُس کی جان کے دشمن بھی کھاتے تھے؟ غریب کی پشت پناہی، یتیم کی سرپرستی، بچوں کے سے شفقت، بڑوں کا عزت و احترام، بیمار کی تیار داری میں کون انسانوں میں سرفہست ہے؟ عورتوں کے حقوق اور غلاموں سے اچھے سلوک کا دنیا میں مبلغ عظیم کون ہے؟ عہد نہ جانا، وعدہ وفا کرنا دنیا کو کس نے سکھایا؟ وہ کون سی ہستی ہے جس کی زبان پر صرف حق جاری ہوتا اور جس سے صرف عدل کا صدور ہوتا؟ کسے جدید دور کے محققین نے تاریخ کا دھارا موڑ دینے والوں میں سے سرفہست قرار دیا، یعنی عظیم ترین انقلابی تسلیم کیا؟ ایک مسلمان کے لیے اس پر چھ سوالات کا جواب دینا آسان ترین کام ہے، جس کے لیے ایک لمحہ بھی سوچ بچار کی ضرورت نہیں۔ یقیناً وہی ہستی ہے جس پر کائنات کے خالق دمکنے خود درود وسلام کھیجتا!۔۔۔۔۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ محبت کے تقریری اور تحریری دعوؤں کے باوجود اس مقدس ترین ہستی کے فرمودات پر عمل اور اُس کی سنت کی پیروی آج مسلمان کے لیے مشکل ترین کام بن گیا ہے۔ کمال مہربانی سے ماہ ربیع الاول حضور ﷺ کو الاث کر دیا گیا ہے، جب نعمت بھی ہوگی، آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا چرچا بھی ہوگا، لیکن نظام تودر کی بات ہے فرد اور معاشرہ کی سطح پر بھی کوئی عملی تبدیلی رونما نہیں ہوگی۔

12 ربیع الاول پہلے بارہ وفات کھلاتی تھی، پھر عید میلاد النبیؐ بن گئی۔ لیکن ہم اس بحث میں نہیں

لختھتے کہ آپ ﷺ کی تحقیقی تاریخ پیدائش یہی ہے یا نہیں! موڑھن کی اکثریت ربیع الاول کی مختلف تاریخیں بتاتی ہے۔ بعض محققین ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ روز قیامت کسی مسلمان سے نہیں پوچھا جائے گا کہ بتاؤ ہم نے کس ماہ اور کس دن اپنے محبوب کو دنیا میں بھیجا تھا اور تم نے اس روز جشن منایا تھا یا نہیں؟ آپ ﷺ کی ولادت کا جشن منانے والوں کی خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ وہ امت مسلمہ کے نوجوانوں کو یہ بھی بتا سکیں کہ یوم طائف آپ ﷺ پر کیا گزری تھی؟ حرم شریف میں حالت سجدہ میں آپ ﷺ کے سر مبارک پر اونٹ کی او جڑی رکھ دی گئی تھی۔ آپ ﷺ اپنے قبیلہ سمیت شعب ابی طالب میں قیام سال قید رہے اور معاشری بائیکاٹ کا سامنا کیا، جس کے دروان آپ ﷺ اور اہل قبیلہ درختوں کے پتے چراتے اور سوکھے ہوئے

چھڑے ابال کر اس کا پانی پینتے رہے تاکہ جان و جسم کا رشتہ برقرار کھا جا سکے۔ غزوہ احمد میں دنداں مبارک بھی شہید ہوئے۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقدس مشن سے ایک لمحہ کے لیے بھی غافل نہ ہوئے۔ اسی طرح لاچ اور ترغیب کے تمام ہتھخندوں کے جواب میں فرمایا کہ اگر تم میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے ہاتھ پر سورج بھی رکھ دوتبھی احکامات خداوندی سے سر موافق نہیں کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا کہ یہ سنت اللہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور محاسن کا ذکر کرنا یقیناً عبادت ہے، لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا ہونے سے گریز کرنا اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے سے راہ فرار اختیار کرنا منافقانہ طریقہ عمل ہے اور اللہ رب العزت کو منافقت سے شدید نفرت ہے۔ اسی لیے اُس نے جہنم کی بدترین وادی کو منافقوں کا ٹھکانا بنا لیا ہے۔

خطبہ جمعۃ الوداع کا غور سے مطالعہ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنے فرض منصب کی ادائیگی کا گواہ مسلمانوں کے انبوہ کشیر کو بنایا وہاں امت کو یہ دمہ داری بھی سونپی کہ وہ اس دعوت کو دنیا بھر میں پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروغ کراشنا نہیں کریں گے۔ ہم غور کرنے کی تکلیف گواہ کریں تو بڑی آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ امت مسلمہ آج ذلت و رسالتی سے کیوں دوچار ہے؟ دشمن کا خوف ہمارے اذہان و قلوب پر کیوں مسلط ہے اور شکست اور ہر یہتہ ہمارا مقدر کیوں ٹھہر گیا ہے؟ اس لیے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری زبانی محبت، اطاعت کی آمیزش نہیں رکھتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بعثت اللہ کی کبریائی کو دنیا میں کافر ما کرنا اور اُس نظامِ عدل و قسط کو قائم کرنا تھا جس کے بنیادی اصول و قواعد اللہ رب العزت نے اپنی آخری کتاب میں نازل کر دیے تھے۔ پھر یہ کہ امت مسلمہ کو امت وسط قرار دیا تھا اور امر بالمعروف اور نبی عن المنکر کو اس کا بنیادی فریضہ بتایا گیا تھا۔ لیکن یہ قوم دوسروں کو معروف کا حکم کیا دیتی اور منکر کے راستے کا پتھر کیا بنتی، اس کا اپنا حال یہ ہے کہ تباون اسلامی ممالک میں سے ایک ملک بھی ایسا نہیں ہے کہ اُسے صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست کہا جا سکتا ہو؛ جہاں ہر کام سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہو کہ اللہ کا حکم کیا ہے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے!

آخرت میں سرخو ہونے کے لیے اور دنیا میں عزت و وقار کا مقام حاصل کرنے کے لیے ہمیں سیرت نبوی سے روشنی حاصل کرنی ہوگی اور صحابہ کرام نبی اللہ علیہ وسلم کے کردار کا جائزہ لینا ہوگا۔ صحابہ کرام نبی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش پر جشن تو نہیں مناتے تھے، لیکن جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ گرتا تھا وہاں صحابہ کرام نبی اللہ علیہ وسلم کا خون گرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ ابڑو پر جان کی

کی شان نکھر کر سامنے آئے گی اور یک زبان ہو کر دنیا کہے گی:  
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختلف!

بازی لگانے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مکہ کی بے آب و گیاہ زمین کے یہ مکین قیصر و کسری پر حادی ہو گئے۔ ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تواریخ کروہ بھروسہ و ندتے چلے گئے۔ صحراء جنگل اور پہاڑ کوئی ان کے راستے میں حائل نہ ہو سکا، حالانکہ ہماری طرح ان کے بھی دو ہاتھ دو پاؤں تھے، لیکن ان کے قلوب قرآن کی دولت سے مزین تھے، ان کے سامنے بھی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تھی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا تھیمار تھا۔ آج بھی ہمارے مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ ہم اپنے قول و فعل کا تصادم دور کریں۔ ہماری زبانیں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت سے تر ہوں تو ہمارے افعال ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوں۔ ہم سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اور ہننا چھوٹا بنا لیں اور صرف ما ربع الاول یعنی ہر دن ہر شب کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑ دیں۔ کسی صورت اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو اور کبھی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ہمارے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ آج وہ پاکستان جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر حاصل کیا گیا تھا اُس کی معیشت کا مرکز و محور وہ سود ہے جس کے لیے دین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔ ہماری معاشرت مغربی تہذیب کے آگے تھیار ڈال چکی ہے جہاں LGBT کو فروغ دینے والے قوانین بنائے جا رہے ہیں اور سیاسی عدم استحکام کا حال یہ ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا۔ ریاستی قوتیں باہم دست و گیریاں ہیں یہاں مسلمان مسلمان کا بھائی نہیں اُس کے خون کا پیاسا ہے۔ کرپش تو قانونی بنتی نظر آ رہی ہے، ایک دوسرے کی عزتوں پر حملے ہو رہے ہیں، پگڑیاں اُچھالی جاری ہیں۔ خون کی ندیاں بہانے کے دعوے کے جارہے ہیں۔ بڑی ہی رجائیت پسند سوچ رکھنے والے بھی کہہ رہے ہیں کہ وقت دعا ہے۔ یہ سب اس لیے کہ ہماری زندگیاں گواہی دے رہی ہیں کہ ہم زبان سے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والے، بدترین منافقانہ طریقہ عمل کا ارتکاب کر رہے ہیں ہمارے مسائل کا حل انتخابات نہیں، ذہنی، قلبی اور عملی انقلاب ہے اور اس انقلاب کی بنیاد ایمان ہو، اللہ کے احکامات کی پابندی کا عہد ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت اور سچی اطاعت ہو، تب ہی بات بنے گی، تب نیا پاکستان وجود میں آئے گا۔ پھر دنیا بھر میں کوئی قرآن پاک کو جلانے کی جسارت نہیں کرے گا۔ تب دنیا تو ہیں رسالت کا قانون عالمی سطح پر بنانے پر مجبور ہو گی اور عالمی خلافت کے قیام کی طرف پہلا قدم اٹھ سکے گا۔ پھر رحمت للعلامین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نکھر کر سامنے آئے گی اور یک زبان ہو کر دنیا کہے گی:

# قیامت کے ہولہاں معاشر اور ہمارا طریقہ

(سورہ عبس کی آیات 33 تا 37 کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن قرآن آکیڈمی DHA کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ح کے 23 ستمبر 2022ء کے خطاب پر جمعہ کی تلخیص

دیا، لہذا ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ اقرار کرتے ہیں:  
 ﴿إِنَّكُمْ تَعْبُدُونَ مَا لَا يَنْعَلِمُ وَإِنَّكُمْ لَنْتَعْلَمُونَ﴾  
 قرآن کریم اپنے آپ کو الذکر، الذکری، البیت کر کہ جیسے الفاظ استعمال فرماتا ہے۔ ان سارے الفاظ کا مبنیاً دی مفہوم ہے: یاد دہانی، یوں کہنا، ہمارا مسئلہ، اصل منزل آخوت کی زندگی ہے۔ اسی وجہ سے ابتدائی دور میں نازل ہونے والی قرآن مجید کی سورتوں میں زیادہ تر ایمان اور آخوت کی فکر پر خصوصی توجہ دلانی گئی ہے۔ غفلت اور جہالت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے لیے انداز کا انداز ضروری ہوتا ہے۔ قرآن حکیم خالق کا کلام ہے۔ اس نے یہ انداز ہمیں آخوت کی فکر اور توجہ دلانے کے لیے اختیار کیا۔ فرمایا:  
 ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاحَةُ﴾<sup>۱۳</sup> ”توجب وہ آجائے کی کان پھوٹنے والی (آواز)۔“ (عبس)

قیامت کے مختلف ناموں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے۔ اس سے قبل سورۃ الانذارات میں التامة کا لفظ آیا جس کے معنی ہیں: بہت بڑی افت۔ اسی طرح الصادحة بھی قیامت کا نام ہے جس کے معنی ہیں: بہت زور دار آواز۔ یعنی اسرافیل علیہ السلام جب صور پھونکیں گے تو اس وقت کی کیفیات کو بیان کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا قیامت کے مناظر کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ خاص طریقہ آخری پارے کی تین سورتوں سورۃ الانکویر، سورۃ الانفطار، سورۃ الانشقاق کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے اہتمام کر لگا ہوں سے قیامت کے مناظر کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ ان

اسی طرح حقوق العباد، والدین کے حقوق، اولاد کے

حقوق، حلال و حرام، یعنی دین کی بنیادی تعلیمات سب کو معلوم ہیں لیکن تمام برائیاں آج ہمارے معاشرے کا حصہ بن چکی ہیں اور پھر دعویٰ ہو کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو مانتے ہیں تو یہ ہمارے ایمان پر ایک بہت بڑا سوال یہ نہیں ہے؟! اگر اللہ کو مانتے ہیں، رسول ﷺ کو مانتے ہیں تو پھر یہ سب حکمیتیں کیوں ہیں؟ پھر حکمرانوں کی سطح پر دیکھیں تو وہ کسی کی چوت پر شریعت کے خلاف قوانین بناتا اور شریعت کے خلاف بننے ہوئے قوانین میں تبدیلی کی بات کی جائے تو اس کی خالفت کرنا۔ فیلم آجائے کے بعد بھی ڈنکے کی چوت پر سود کے دھنڈوں کو جاری رکھنا معمول بن چکا ہے لیکن دعویٰ ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو مانتے ہیں اور امتی ہیں۔ اس کے رسول ﷺ کی طاہر ہوتا ہے کہ یا تو ہمارے ایمان کے دعوے جھوٹے ہیں یا پھر ہمیں تین ہی نہیں ہے کہ مرنے کے بعد اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ ہمارا خالق اور مالک ہے اس لیے اسے یہ سب کچھ معلوم ہے کہ انسان کمزور ہے اور بھول جاتا ہے۔

﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ طِّينًا﴾ (المک: ۱۴) ”کیا وہی

نے جائے گا جس نے پیدا کیا ہے؟“ اللہ تعالیٰ نے کچھ کمزور یوں کے ساتھ بندوں کو پیدا کیا لہذا ان کمزور یوں کا ذکر کرنے کا بھی اللہ تعالیٰ نے اہتمام کر دیا۔ اس نے ہر نماز میں ہمارے لیے یاد دہانی کا اہتمام کر آخوت کی فکر ہے۔ اسی طرح ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ سود حرام ہے، رشوت حرام ہے لیکن آج یہ سب چیزیں عام ہیں اور کوئی فکر نہیں ہے کہ ہم بہت بڑا گناہ کر رہے ہیں۔

مرتب: ابو ابراہیم

تمن سورتوں کا مطالعہ کرے۔ اس دن گناہ گاروں پر کیا بیتی گی اس کا حال بھی قرآن پیان کرتا ہے اور اللہ کے نیک، صابر اور شاکر بندوں پر اللہ کی رحمتیں کس طرح سایہ فقیہ ہوں گی اس کا بھی ذکر فرمایا۔ زیر مطالعہ آیات میں قیامت کے آغاز کے لمحات اور ان کی ہولناکیوں کی تصویر کشی کی جا رہی ہے فرمایا:

﴿فَإِذَا جَاءَهُمُ الصَّاحِلَةُ ۝ يَوْمَ يَغْرِبُ الْمَرْءُ مِنْ أَخْيَهُ ۝ وَأُمَّهُ ۝ وَأَبِيهُ ۝ وَصَاحِبَتِهِ ۝ وَبَنِيهِ ۝﴾  
 ”توجبہ دہ جائے کیا کان پھوٹنے والی (آواز)۔ اس دن بھاگے گا انسان اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیویوں سے۔“ (عبس)  
 یہاں خاص طور پر پانچ رشتے گوئے یعنی بھائی، ماں، باپ، بیوی اور اولاد۔ یہی وہ رشتے ہیں جن سے انسان دنیوی زندگی میں محبت کرتا ہے، اپنی ہر خوشی میں ان کو شریک کرنا چاہتا ہے اور ان کے ہر دکھ اور غم کو اپنا غم سمجھتا ہے لیکن قیامت کی ہولناکیوں میں انسان ان سب محبتوں کو بھی بھول جائے گا اور سب کو اپنی اپنی فکر پڑ جائے گی یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک وسرے سے دور بھاگے گا۔ کوئی کسی کی مد نہیں کرے گا اور نہ کسی کو کسی کفر ہوگی۔

یہ ہے کل کاملہ جو ہر ایک کے ساتھ پیش آتا ہے۔ پھر روزِ محشر ہر کوئی اپنا منہ چھپائے گا کوئی مجھ سے نیک نہ مانگے۔ یہاں تک کہ اپنے وہ بھائی، ماں، باپ، بیوی، اولاد جن کی مدد کے لیے وہ دنیا میں بھاگ جھاگ پھرتا تھا، ان کی خاطر اپنی جان اور آخوند کو بھی خطرے میں ڈالنے پر تیار ہو جایا کرتا تھا آج ان سب سے بھی دور بھاگے گا کیونکہ اس دن بدله صرف اپنے اعمال کی بیناد پر دیا جائے گا اور کوئی کسی کی مدد کرنے کو تیار نہیں ہوگا۔ پھر ایک مشہوم یہ بھی بیان کیا گیا کہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں اپنوں کی کبھی بکھار حق تلفی بھی ہو جاتی ہے، حقوق العباد پورے نہیں کیے ہوتے یا بندوں کے حقوق مارے ہوتے ہیں لہذا روزِ قیامت بندہ یہ بھی سوچے گا کہ جن کا حق مارتا تھا وہ اس کے خلاف کھڑکے نہ ہو جائیں۔

میرے بھائیوں، بزرگوں اور اتریہائی میں بیٹھے کرسویں کیا ہمیں ان باتوں کا لیقین ہے اور آج اگر ہمیں موت آجائے تو کیا ہم مرنے کو تیار ہیں، کیا ہم نے اس دن کی تیاری کر لکھی ہے جب اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے؟ آج ہمارے گھروں کی کیفیات کیا ہیں؟ ہمارے معاملات کیا

پریس ریلیز 30 ستمبر 2022ء

## آڈیویکس کا معاملہ قومی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہے

### شاعر الدین شیخ

آڈیویکس کا معاملہ قومی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شاعر الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا وزیر اعظم، ریاست کا چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے۔ ملکی دفاع اور خارجہ و داخلی پالیسی سمیت قومی سلامتی کے اہم ترین معاملات وزیر اعظم آفس میں زیر بحث آتے ہیں اور ان پر فصلے کیے جاتے ہیں۔ پھر یہ کہ غیر ملکی سربراہان مملکت سمت اہم عہدیدار ان کو بھی مدعو کیا جاتا ہے اور حساس ملکی و میں الاقوامی موضوعات زیر بحث آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آڈیویکارڈنگ جاسوسی کے آلات کے ذریعہ کی گئی یا ہیکنگ کو بروئے کار لایا گیا، بہر صورت یہ ہماری سیکورٹی اداروں کی بڑی ناکامی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف ملکی راز افشا ہونے کا خطرہ ہے بلکہ میں الاقوامی سطح پر پاکستان کے لیے شرمندگی کا باعث بھی بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ اور سابق وزراء عظم کی افشا ہونے والی گفتگو سے یہ تاثر مزید گہرا ہو گیا ہے کہ حکمران طبقہ اُقرباً پروری میں ملوث رہتا ہے۔ ان کی عوام کے سامنے اور بند کروں میں گفتگو میں کھلا ٹھندا سامنے آتا ہے۔ یہ سوال بھی پریشان گن ہے کہ سیاسی لیڈران کی گفتگو کو افشا کرنے میں کون ملوث ہے اور وہ اس سے کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آڈیویکس کی وجہ سے قومی سلامتی کے لیے سنگین خطرات کے پیش نظر قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس بلا یا جانا اور تحقیقات کے لیے کمیٹی کا تشکیل دیا جانا اگرچا ہم ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہاتھرڈ جنگ کے اس دور میں دشمن کی ہر چال کو بھانپ کر ایسی پیش بندی کی جائے کہ مملکت خداداد پاکستان صحیح معنوں میں محفوظ ہو جائے اور اس کی سلامتی کو نقصان نہ پہنچایا جاسکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشتاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

بچا لے۔” (آیات: 11 تا 14)

حالانکہ دہاں کچھ ہو گئیں لیکن وہ کہے گا ان ساروں کو جنم میں بھیکو لیکن مجھے بچا لو۔ دہاں کوئی بھی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ فرمایا:

**﴿وَلَكُمْهُمْ أَيْتُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمةَ فَرِزْدًا﴾** (۶۷) اور قیامت کے دن سب کے سب آنے والے ہیں اس کے پاس اکیل اکیلے۔” (مریم)

البتہ نیک اولاد مان باپ کے لیے صدقہ جاریہ ہو گی۔ ہم اس کے قائل ہیں۔ ایمانی رشتہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر ہے ہم قائل ہیں لیکن بالآخر ایک کو اپنا جواب خود دینا ہے۔ اللہ ہمیں اس کا یقین عطا فرمائے اور اس دن کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



## بس یہی ہے وجہ بر بادی کی!

خالد

یہ دور ہے افترفری کا اور وقت ہے نفساً نفسی کا کچھ ہوش نہیں انسانوں کو خطرہ ہے سب کی جانوں کو اک خوف سا سب پہ چھایا ہے چہرہ چہرہ مر جھایا ہے کیوں دنیا میں اندھیرا ہے؟ کیوں ظلم نے سب کو گھیرا ہے؟ آواز یہ ’دل‘ سے آتی ہے راز مجھے بتلاتی ہے

’دین‘ پہ چلنا چھوڑ دیا ’سن‘ سے منه موڑ لیا ’قرآن‘ سے رشتہ توڑ دیا بس یہی ہے وجہ بر بادی کی بس یہی ہے وجہ ناکامی کی



ہے۔ فرمایا:

”اے اہل ایمان! بچا دا پنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے، جس کا ایندھن نہیں گے انسان اور پتھر۔“ (آخریم: 6)

امت کی ماں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کو ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے روئے ہوئے دیکھا تو پوچھا کیوں روئی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ جہنم کی آگ نے مجھے ردا یا ہے؟“

تباہی میں بیٹھ کر سوچنے کا کیا ہمیں جہنم کی آگ رلاتی ہے؟ ہم اپنے گھروں کا جائزہ لیں کہ ہماری عورتوں کا روناکس چیز پر ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے صحیح و شام کے اوقات میں سات مرتبہ دعا کرتے تھے:

((اللهُمَّ اجْرُنِي مِنَ النَّارِ)) ”اے اللہ! مجھے آگ سے بچا لے۔“

اللہ کے رسول ﷺ نے فرماتے ہیں: روزِ محشر سات قسم کے افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سامنے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ ان میں سے ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جو ایک ہیں تو ہم جیسے گنہگار اور خطکار جو قدم قدام پر گناہوں میں، نافرمانیوں میں، سرکشیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں ہمیں تو اس تھا اس تھا کرنے اور جہنم کی آگ سے بچنے کی دعا کی تھی ضرورت ہو گی؟ کیا ہم اس بارے میں سمجھیہ ہیں۔ ہم تو اپنے بیاروں کی انگلی بھی چوڑھے میں جلا گوارا نہیں کر سکتے تو کیا ہم چاہتے ہیں کہ وہ جہنم کی آگ کا نالوں میں نہیں ہوگا۔

الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں، ہمارے گھروں کے مسلمان، والدین مسلمان ہیں لیکن قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کے لیے صرف پیدائشی مسلمان ہونا کافی نہیں ہے بلکہ عملی مسلمان ہونا ضروری ہے۔ کھر میں اللہ کی ذات کو ترجیح دی جا رہی ہو، یعنی گھر میں وہ چلے جو اللہ کی ذات کو پسند ہے، وہ نہ چلے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اپنے کو ناپسند ہے۔ کیا آج ہماری یہ فکریں ہیں؟ ہم اپنے پیاروں کو کل کہاں دیکھا جاہتے ہیں؟ ذرا اگر می پڑتی ہے تو ہم اپنے گھروں والوں کے لیے کتنے فکر مند ہو جاتے ہیں، چاہے کتنے ہی بھاری بھل کے بلوں کا بوجھ کیوں نہ اٹھنا پڑے لیکن گھروں والوں کو دنیا کی معمولی گرمی سے بچانے کے لیے اے سی بھی چل رہا ہے، پیچے بھی چل رہے ہیں لیکن کیا ہم جہنم کی گرمی کے بارے میں سیریں ہیں؟ حالانکہ یہ دنیا کی گرمی تو جہنم کی گرمی کے مقابله میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچنے کی فکر دلارہا

کر کرو پرواں سے ملا دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی خاطر محبت کرنے والے دنیا میں ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں توروز قیامت اللہ ان کو ملا دے گا۔ یہاں لیے محبت کرتے تھے کہ اللہ ناراض نہ ہو جائے۔ آج تو فکر ہوتی ہے کہ دنیا ناراض نہ ہو جائے، خاندان وائلی Boss ناراض نہ ہو جائے، یہوی ناراض نہ ہو جائے، بس اللہ ہی رہ گیا ہے کہ جس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ يَلْهُ وَقَارًا)) (نوح) ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کے امیدوار یعنی ہر ایک کی نا راضگی کی فکر ہے لیکن رب کی نا راضگی کی فکر نہیں ہے۔ حالانکہ ترجیح اللہ کی ذات ہوئی چاہیے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرماتے ہیں: روزِ محشر سات قسم کے افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سامنے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ ان میں سے ایک قسم کے لوگ وہ ہیں جو ایک ہیں تو ہم جیسے گنہگار اور خطکار جو قدم قدام پر گناہوں میں، نافرمانیوں میں، سرکشیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں ہمیں تو اس استغفار کرنے اور جہنم کی آگ سے بچنے کی دعا کی تھی ضرورت ہو گی؟ کیا ہم اس بارے میں سمجھیہ ہیں۔ ہم تو اپنے بیاروں کی انگلی بھی چوڑھے میں جلا گوارا نہیں کر سکتے تو کیا ہم چاہتے ہیں کہ وہ جہنم کی آگ کا نالوں میں جائیں؟ ہم بڑے ہی خود غرض واقع ہوں گے کہ اگر چھوٹے سے نقصان سے اپنے آپ کو اپنے گھروں والوں کو بچانے کے لیے اپنے آپ کو کھپا دیتے ہیں لیکن جہنم کی دام آگ سے بچانے کے لیے ہم کچھ نہ کریں۔ اس سے بڑھ کر بے وقوفی، ہماقت اور کوتاہی کی بات کیا ہو گی۔ یہ ہمارا ولیم مسئلہ ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

آگے فرمایا:

**﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ مِّنْهُمْ يَرَى مَيْتَنِ شَانٌ يُغَيِّبُهُ﴾** (۲) ”اس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسی فکر لاحق ہو گی جو اسے (ہر ایک سے) بے پروا کر دے گی۔“ (عمس)

سورۃ الماعران میں تولاہ دینے والے الفاظ ہیں: ”وہ انہیں دکھائے جائیں گے، مجرم چاہے گا کہ کاش اس دن کے عذاب کے بد لے میں اپنے بیٹوں کو دے دے اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو اور اپنے اس کنہبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا اور ان سب کو جو زمین میں ہیں پھر اپنے آپ کو بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچنے کی فکر دلارہا

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت منتظر

ڈاکٹر اسرار احمد مجید

ڈاکٹر اسرار احمد مجید کی ایک تقریر جو ریڈیو پاکستان لاہور کے پروگرام "خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم" کے سلسلے میں  
7 ربیع الاول 1399ھ کا نشر ہوئی۔ خصوصی اہمیت کے پیش نظر اس کو قارئین ندانے خلافت کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔

(الاحزاب) داعی بھی تھے اور مبلغ و ذمہ بھی معلم بھی تھے اور  
ہمارا ایمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک نبی  
ہی نہیں "خاتم النبیین" ہیں اور صرف ایک رسول ہی  
نہیں "آئر المرسلین" ہیں۔ ختم نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ  
عظیت کا مظہر اتم وہ نعمت ہے جو آپ کی دعوت و تبلیغ  
اور تعلیم و تربیت کے ذریعے تیار ہوئے، جنہیں ہم  
امیازی و صفت ہے جس میں کوئی دوسرا نبی یا رسول آپ کا  
شریک و ہمسر نہیں۔ گویا اس اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
مبارک شخصیت میں اللہ تعالیٰ کی شان یکتاںی کا ایک پرتو  
باقام و کمال موجود ہے۔ مرید برآں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ذات مبارکہ پر نبوت ختم ہی نہیں ہوئی، مرتبہ اتمام و اکمال  
کو بھی پہنچی ہے اور آپ کی ذات والا صفات پر رسالت کا  
سلسلہ مقطع ہی نہیں ہوا درج تکمیل کو بھی پہنچا ہے۔ چنانچہ  
یافضل کوئی جماعت اس زمین کی پشت پر اور اس آسمان  
کے نیچے کمھی دیکھنے میں نہیں آئی، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عنہمْ وَأَزْصَاهُمْ أَجَمِيعِنَ!

(2) اتمام و اکمال نبوت و رسالت کے مقاصد کی تکمیل  
کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آدم کے ظہیر تین انتقالی  
رہنماءً ہم گیر تین اسلامی تحریک کے قائد پاکیزہ ترین  
معاشرے اور عمدہ ترین تہذیب و ثقافت کے مؤسس  
بہترین نظام حکومت کے بانی اور عدل و انصاف کے اعلیٰ  
ترین اصولوں پر نبی نظام معیشت کے قائم کرنے والے  
ہیں۔ اور ان تمام حصیتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کمالات کا مظہر جامع وہ نظام حیات ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نوع انسانی کو صرف نظری طور پر ہی عنایت نہیں فرمایا  
 بلکہ اپنی بہترین عملی و انتظامی صلاحیتوں کو برائے کارلاکر  
اسے ایک وسیع و عریض خط ارضی پر بالعمل قائم فرمادیا اور  
اس طرح اس کا ایک کامل معمول عملاً پیش کر دیا تاکہ  
نوع انسانی پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خجست  
بالغہ قائم ہو جائے اور محاسبہ آخر دن کے موقع پر انسان یہ  
نہ کہہ سکیں کہ ہمیں اپنے لمحے ہوئے عمرانی عقدوں اور  
یقین دریچ سیاسی و معاشری مسائل کا کوئی متوازن اور معتدل  
حل دیا یہی نہیں گی۔

یہ بات بادلی تامل سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگرچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے مقدم الذر کپبلو کے  
اعتبار سے بھی حکمتِ تائنا کی بھی ضرورت تھی اور  
 بصیرت کاملہ کی بھی باخصوص نفیات انسانی کا گہرا فہم تو  
اس کے ضمن میں لازمی والا بدی اہمیت کا حامل ہے لیکن  
بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤخر الذر کپبلو تو ان سے بھی بڑھ کر  
(1) نفس نبوت کی رعایت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاہد بھی  
تھے اور شیر و نذر بھی تھوڑے الفاظ قرآنی: (لَيَكُنَّا لَهُمُ الْتَّيْمَ  
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَيِّنًا وَنَذِيرًا) (۵۶)

انتظامی صلاحیتوں کا مقاضی تھا، جن کے بغیر اس میدان  
میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا جا سکتا۔ کجا یہ کہ کامیابی  
کے آخری مراضل سے ہم کمار ہوا جائے! اور واقعہ یہ ہے  
کہ سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پہلوس اور درج و ثانیک  
ہے کہ ان غیر و اعداء کو بھی اپنی تمام تر کو رچنی اور بد باطشی  
کے باصف پوری آب و تاب کے ساتھ آثار ہا ہے!  
چنانچہ اپنی بھی دلیل ہو یا رسول میور، نائیں بی ہو یا پروفیسر  
منگری و اس سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ تدبیر و  
معاملہ نہیں دور اندریشی و پیش نہیں اور حسنِ تدبیر و حسنِ انتظام  
کو بھر پر خراج تحسین ادا کیا ہے۔ اگرچہ یہ سعادت تو  
صرف دور حاضر کے ایک امر کی مصنف مائیکل پارٹ  
کے حصے میں آنے والی تھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت  
کے دونوں پہلوؤں کو مساوی طور پر خراج تحسین ادا کرتا،  
بایں طور کا اس نے اپنی صنیف "THE 100" یعنی  
"دل انسانی کے عظیم ترین افراد" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
سرگردانی کر رکھا ہے اس دلیل کے ساتھ کہ:  
"He was the only man in history who  
was supermely successful on both the  
religious and secular levels."

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دینی و روحانی اور دنیوی و سیاسی جملہ  
اعتبارات سے نسل انسانی کے کامیاب ترین فردیں ا واضح  
رہے کہ ان آراء کا تذکرہ صرف اس عربی مقولے کے پیش  
نظر کیا جا رہا ہے کہ "الفضل مَا شَهَدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ"  
یعنی اصل فضیلت وہ ہے جس کی گواہی و شہادت دین و دنیا  
لوگوں کے یہ قول نہ ہمارے لیے کسی بھی درجے میں سند  
ہیں، نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کسی درجے میں ان کی  
محتاج ہے۔ اخراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے  
مؤخر الذر کپبلیں اور اتنا پہلو میں آپ کی کنیتی و انتظامی  
صلاحیتوں کا ظہور بتام و کمال ہوا۔

مثل مشہور ہے "ہونہار برواد کے چکنے چکنے پات"۔  
چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و شخصیت میں بھی  
کنیتی و انتظامی صلاحیتوں کا ظہور شروع ہی سے ہو گیا تھا۔  
تجارت اور کاروبار کے ضمن میں ان کا اظہار جس شان و شوکت  
سے ہوا وہ تو اظہر من انتہم ہے ہی اس لیے کہ یہ اسی کی بنابر  
ہوا کہ ایک جانب قوم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "الصادق"  
اور "الامین" کا خطاب دیا اور دوسری جانب آپ ہی کی  
طرح قوم سے "الطاہرہ" کے خطاب کی صورت میں  
اپنی پاک دہنی اور حسن اخلاق کا لوبہ منوالینے والی خاتون  
حضرت خدیجہ کبریٰ پیغمبری کی طرف سے پیغام نکاح

موصول ہوا۔ تجارت کے علاوہ دوسراے قومی معاملات میں بھی قبل از آغاز وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن تدبیر اور حسن انتظام کی اعلیٰ صلاحیتوں کا ظہور و فتوحاتار ہا۔ مثلاً یہ کہ ”جلف الفضول“ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے ایسے صالح نوجوانوں کو منظہ کرنے کی سعی فرمائی جو ظالم کا تھا تو رونکے اور مظلوم کی مدد کرنے کے لیے جان والی کی بازی لگائے کافل اٹھائیں اور کعبہ مشرقی کی تعمیر نو کے دوران مجر اسود کو نصب کرنے کے موقع پر جس خون خرابے کا ندیش پیدا ہو گیا تھا وہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن تدبیر و حسن انتظام کی بدوات میں سکا۔

آغاز وحی کے بعد سے بھرت تک کے زمانے میں اگرچہ جمیع طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کے بعض دوسرے پہلو جو دعوت و تبلیغ اور تربیت سے زیادہ مناسب رکھتے تھے زیادہ نمایاں رہنے تاہم اس دوران میں بھی ایک جانب تحسن انتظام کا ظہور دعوت و تبلیغ کے لیے اختیار کیے جانے والے طریقوں اور ذریعوں کے ضمن میں ہوتا رہا، جیسے ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَ الْأَقْبَيْنَ“ (۱۷)۔ (اشعراء) ”خبار تیکیج اپنے قریبی عزیزوں کو“ کے حکم ربانی پر عمل کے سلسلے میں دوبار دعوت طعام کا اہتمام اور ”فَاضْدَعْ بِهَا تُؤْمِنْ“ (الجبر: ۹۴) ”اب ڈکے کی چوٹ کیجیے جس کا حکم آپ کو دیا گیا ہے!“ کے حکم خداوندی کے ضمن میں قوم کو جمع کرنے کے لیے عده تین انتظامی تدبیر یعنی کوہ صفا پر چڑھ کر ”اصبحاہ“ کا نزورہ لگانا! و قمن علیٰ ذلیک ..... اور دوسری طرف اسی دعوتی و تبلیغ سرگرمی کے بالکل متوatzی اور پہلوہ پہلو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی استعداد بھی بھر پور طور پر مسلسل بروئے کارہی، جس کے نتیجے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن انتظام کا ظہور دوسرے گوشوں سے زیادہ ہوا ہے۔ گویا بت صدقی صدوی ہے کہ

زفرق تا به قدم ہر کجا کہ می گنم  
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست!  
مسلمانوں کا جو اجتماعی نظام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور اس میں نظم و تنظیم کو جو اہمیت اپنے دی، اس کا سب سے بڑا مظہر یہ ہے کہ آپ نے عبادات کے نظام کو بھی ایک اجتماعی نظام کے ساتھ واپسی کر دیا۔ یہاں تک کہ نماز کے بارے میں شدید تکید فرمادی کے اسے باجماعت ادا کیا جائے، خواہ سفر ہو خواہ حضراتے کی صورت ترک نہ کیا جائے۔ چنانچہ امام ابو داؤد نے ایک روایت تو حضرت ابو عیید خدری عشقی سے نقل فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک کو لا زما میر بنالیا جائے۔“ اور دوسری روایت حضرت ابولودراہ بن عثیمین سے نقل فرمائی کہ سے جو اس کی راہ میں جنگ کریں ایسی صفتیں باندھ کر گویا وہ ایک سیسیہ پلائی ہوئی دیوار ہوں!“ کی عملی تفہیم کرد کھا دیا۔ یہ تنظیم ظاہر ہے کہ کسی ایسے ناظم یا منتظم کے بغیر ممکن نہیں ہے جس میں تنظیم و انتظامی صلاحیتیں درجہ کمال کو پہنچی ہوئی ہوں ..... اور یہ ناظم اور تنظیم

ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے!

حیات طیب کی کمی دور کے وسط میں تعذیب و تشدد (persecution) کے شدت اختیار کرنے پر اہل بیان کو ارض جہش کی طرف بھرت کر جانے کی اجازت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن انتظام کا شاہکار ہے۔ اور پھر بھرت مدینہ منورہ کے موقع پر بھی اس عظیم نقل مکانی کو اس طور سے مقفل کرنا کہ جماعت اسلامیں کے اکثر فراہد کو اپنے سامنے مدینہ روانہ فرمائے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں رخت سفر باندھا، جس کے نتیجے میں سفر بھرت نے ایک منظم نقل و حرکت کی صورت اختیار کر لی تھے کہ کسی بھگدڑ یا فرار کی ..... یہ پوری صورت حال بھی بلاشبہ ایک عظیم تظییں و انتظامی استعداد کی مظہر احمد ہے! رہا مدینی دور تو اس کے بارے میں کچھ عرض کرنا بلاشبہ سورج کو چاغ دکھانے کے مترادف ہے اس لیے کہ ان دس سالوں کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن تدبیر و معاملہ نہیں، دورانیش و پیش بینی ترتیب و تنظیم اور انتظام و انصرام کے ایک دونبیں سینکڑوں اور ہزاروں مظاہرہ سامنے آتے ہیں؛ جن پر موخرین اور متفقین کی آنکھیں بھٹکی کی پھٹی رہ جاتی ہیں، بڑے سے بڑے مدد و سیستان و نگ رہ جاتے ہیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ ناظم اور نظم جیران و ششدارہ جاتے ہیں کہ ایک فرد واحد میں اتنے محاسن و مکالمات کا اجتماع، ہر جہت اور ہر پہلو سے حسن تدبیر و تدبیر حسن تنظیم و انتظام کا مظہر احمد! پھر لطف یہ کہ حیات انسانی کے کسی ایک ایسے گوشے کا تعین ممکن ہی نہیں جس کے بارے میں یہ کہا جاسکے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن انتظام کا ظہور دوسرے گوشوں سے زیادہ ہوا ہے۔ گویا بت صدقی صدوی ہے کہ

”اگر کسی بستی یا جگہ میں قیام آدمی ہوں اور پھر وہ نماز باجماعت کا نظام قائم نہ کریں تو ان پر شیطان لازماً سلط ہو کر رہے گا۔ سنو! جماعت سے وابستہ رہوں اس لیے کہ بھیزی یا ریوڑ سے عیحدہ رہنے والی بھیزی کو ضرور ہر ہڑ پ کر جاتا ہے!“ پھر اس نماز باجماعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذوق ترتیب و تنظیم اسے برداشت نہ کر سکتا تھا کہ صفوی بھی ہو اس لیے کہ صفوی کی کجھ بھی جذب اندروں کے فقدان کی غمازی کرتی ہے، لہذا تیکیر تحریک سے قلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نوائے شیریں بلانامہ بلند ہوتی تھیں:

((سَوْدَا ضَفْوَنَكْمَ فَإِنْ شَنْوَيَةَ الصَّفْوَفَ مِنْ إِقْامَةِ الصَّلَاةِ)) (متفق علیہ)

”اپنی صفویں کو سیدھا کرو اس لیے کہ صفویں کو سیدھا کرنا بھی اقا مسلمانوں کی حیات ملتی کے اس اساسی اور بنیادی شعبے لعنی عبادات میں جس میں بالعموم اجتماعیت پر الفرادیت مقدم رہتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظم و تنظیم کو اس درجہ اہمیت دی ہے، تو اس پر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ حیات اجتماعی کے دوسرے شعبوں میں انتظام و انصرام کا عالم کیا ہو گا!“ ع ”قیاس کن زگستان من بہار مر!“

مدینہ منورہ کی چھوٹی سی شہری اسلامی ریاست کا چارچ سنبھالنے کے فوراً بعد معاشرے کی تنظیم نو اور دفاعی انتظامات کا جواہر تام ر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ملی و ملکی سلط پر حکومت و ریاست کے معاملات کے شکن میں آپ کے حسن انتظام کی نہایت اعلیٰ مثال ہے۔ چنانچہ ایک جانب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے معاهدے کر کے مدینہ کے دفاع کا انتظام فرمایا اور دوسری جانب مہاجرین اور انصار میں موآخات یعنی بھائی چارے کے ذریعے معاملہ کی تنظیم نو کا اہتمام کیا۔ اور یہ بات بادی تاہل سمجھوں آئکتی ہے کہ ان دونوں معاملات میں ادنیٰ سی چوک یا ذرا سی تاخیر بھی آئندہ حالات و اتفاقات کے رخ کو بالکل بدیل کر کر کھتی تھی۔ اور کسی بھی مدبر یا نظم کے لیے وقت کے تقاضوں کو بروقت سمجھ کر ان کے لیے مناسب انتظام کر لینے ہی میں کامیابی کا راز مضمون ہوتا ہے!

مدینی دور کے ابتدائی آٹھ سال کے اکثر ویژہ حصے کے دوران ملکی تصادم کا سلسہ جاری رہا۔ اس کے ضمن میں بھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذور اندریشی اور معاملہ نہیں کے شاہکار مسلسل سامنے آتے ہیں اور آپ کی

حکمتِ حربی، مہارت جنگ اور سپہ سالارانہ صلاحیتوں کا اظہار ایسے پر شکوہ انداز میں ہوتا ہے کہ دوستِ دشمن سب مر جا کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں وہاں فوجوں کی ترتیب و تنظیم رسدا کا انتہام و انصار، چھاپے مار دستوں کی برموقع ترسیل اور دشمن کی ہر ممکن چال کو ناکام بنانے کے لیے پیش ہندی کے ضمن میں آپ علی شناختیم کی انتظامی صلاحیتوں کا اظہور، بھی تمام و کمال ہوتا رہا۔ تا انکہ 8 میں فتح کہ اور معرکہ حین کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت علی شناختیم کو عرب پر فیصلہ گن غلبہ عطا فرمادیا اور اطراف و اکناف عرب سے تمام قبائل کے فودا نے مدینہ منورہ حاضر ہو کر اطاعت قبول کر لی گویا فَوَرَأَهُمْ أَنَّهُمْ يَدْعُونَ (۱۷) (النصر) کا سام بندھ گیا تب آپ کی انتظامی صلاحیتوں پرے طور پر بروئے کار آئیں اور پورے جزیرہ نماۓ عرب میں وہ نظام قائم ہوا جس کی داغ تیل تو آنحضرت علی شناختیم نے فَلَمَّا نَصَرَهُمْ اپنی حیاتِ دنیوی کے آخری دو سال میں میتھکیں۔ بعد ازاں ایک تنظیم کے ذمہ دار سے ملاقات کی۔ بعد نمازِ مغرب مرکز کے ایک تنظیمی ساتھی کے بیٹے کی حفظ قرآن کی تکمیل کے حوالے سے مختصر تقریب میں گفتگو کی۔ شیخ سیکڑی کے فراخن خور شیدا جنم صاحب نے ادا کیے۔

جمعرات (15 ستمبر) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نمازِ ظہر نائب امیر کے ہمراہ شعبہ نشر و اشتاعت اور انتظامت کے ذمہ دار سے میتھکیں۔ بعد ازاں ایک تنظیم کے ذمہ دار سے ملاقات کی۔ بعد نمازِ مغرب مرکز کے ایک تنظیمی ساتھی کے بیٹے کی حفظ قرآن کی تکمیل کے حوالے سے مختصر تقریب میں گفتگو کی۔ شیخ سیکڑی کے فراخن خور شیدا جنم صاحب نے ادا کیے۔

جمعہ (16 ستمبر) قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد ازاں طے شدہ پروگرام کے مطابق حلقة گوجرانوالہ کے تنظیمی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ شام تقریباً 15:07 بجے کاموکی پہنچ۔ وہاں رفقہ اسرہ کے رفقہ، اکا تعارف ہوا۔ بعد نمازِ عشاء 4:45 بجے دبویم رج ہال میں "استحکام پاکستان اور غاذ دین" کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا، جس میں انداز 1300 افراد نے شرکت کی۔ اس کے بعد مقامی اسرہ کے نقبہ زمان باوجودہ کی رہائش گاہ پر حلقة قرآنی کے احباب، اسلامی جمیعت طبلہ کے نوجوانوں اور مقامی لوگوں سے مختصر ملاقات کی۔ اس کے بعد گھر بیوی افراد سے پچوں سمیت ملاقات کی۔

ہفتہ (17 ستمبر) کو بعد نمازِ فجر مقاومی مسجد (کاموکی) میں درس قرآن دیا۔ 30:07 بجے ناشتے پر مختلف مکاتب فکر کے 8 عماء کرام سے ملاقات کی، جس میں رفتہ، واجب بھی موجود تھے۔ 20:08 پر گوجرانوالہ کے لیے روانگی ہوئی۔ 09:00 بجے مسجد نمرہ گوجرانوالہ میں امیر حلقة نے حلقة کا مختصر تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ پھر مبتدی رفقاء سے بیعت مسنونہ ہوئی، جس میں بہت سے احباب بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد ملتمر رفقاء سے بیعت کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام 30:11 بجے تک جاری رہا۔ 45:11 بجے حلقة، مقامی تنظیم اور منفرد اسرہ جات کے ذمہ دار، معادوں اور نقباء سے خصوصی تعارفی نشست ہوئی۔ اس کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ نمازِ ظہر سے قبل پروگرام کا اختتام ہوا۔ کچھ دیر آرام کے بعد امیر حلقة کے مشیر اور بزرگ رفیق سرفراز چیمہ کے گھر قریبی گاؤں چک دادوں گئے۔ بعد نمازِ عصر مندرجہ بہاؤ الدین کے لیے روانگی ہوئی۔ راستے میں نمازِ مغرب ادا کی۔ پھر یہ پیش کر مقامی امیر ڈاکٹر مشتاق احمد کے ہاں عشاہیسے میں شرکت کی۔ انمول میرج ہال مندرجہ بہاؤ الدین کی مسجد میں نمازِ عشاء کی ادا یکی کے بعد "پاکستان میں جاری تباہی کے اسباب اور حل" کے موضوع پر میرج ہال میں تقریباً یہاں اس گھنٹہ خطاب عام کیا، جس میں تقریباً یہاں سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ یہاں سے فراغت کے فوراً بعد جگرات روانگی ہوئی۔

رات 12:00 بجے جگرات کے نقبہ اسرہ (محمر فیض راشدی صاحب) کے گھر پہنچ کر قیام کیا۔ اتوار (18 ستمبر) کو بعد نمازِ فجر قریبی بلال مسجد میں درس قرآن دیا، جس میں 200 کے قریب افراد نے شرکت کی۔ ناشتے کے بعد درجہ بی بی دار الحکوم میں شیخ الحدیث، علامہ اور اساتذہ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد سیالکوٹ کے لیے روانگی ہوئی جہاں پر برنس اینڈ کامرس سینٹر میں "ہمارے قومی مسائل: اجتماعی توجہ" کے عنوان سے خطاب کیا، جس میں تقریباً یہاں سو مردوخاتیں نے شرکت کی۔ اختتام پر رسول جواب کی نشست ہوئی۔ یہاں سے فراغت کے بعد سیالکوٹ کے نقبہ اسرہ عادل قریشی کے گھر ظہر انہیں شرکت کی۔ اس تنظیمی دورہ کے دوران نائب ناظم اعلیٰ شرقی زون اور امیر حلقة بھی ہمراہ رہے۔ بعد ازاں انداز 15:21 بجے لاہور اور یہاں سے شام 5 بجے کراچی واپسی ہوئی۔

اس انتظام و انصارِ مملکتِ اسلامی کے ضمن میں ڈلاعہ غماں کا تقریبی شامل تھا اسکے مدد و مدد میں کی تقریبی بھی شامل تھی، محصلین زکوٰۃ و جزیہ کی نامردگی بھی تھی، جنگلوں کا انداد ایکی تھی، غیر معمولوں سے لفڑت و شنیدن اور صلح و مصالحت کے معاملات بھی تھے، اسدار جامن اور اقامت حدود و اجرائے تعزیرات کا نظام بھی تھا۔ ذکام و غماں اور محصلین زکوٰۃ و فدیہ کی بخیر گیری اور احتساب کا سلسلہ بھی تھا اور ان سب کے ساتھ ساتھ تھا قائم حکومتِ اسلامی کا اصل اور اولین مقصود یعنی تبلیغ دعوت دین، تربیت و اصلاح عوام اور تعلیم و تلقین شریعت!! اور یہ سب کچھ تو ہاندروں ملکِ عرب، اس پر مستزاد تھیں آنحضرت علی شناختیم کی بعثت عمومی كَافِلَةً لِلْمُتَّابِسِ بِشَيْرًا وَنَدِيَرًا (س: 28) کی فہمہ دار یوں کے ذیل میں آپ کی مصروفیات، یعنی تحریر و دعوت نامہ ہائے مبارک اور ترسیل و فودا۔ اور چونکہ ان کے ضمن میں آغاز ہو گیا سلطنتِ روما کے ساتھ عکسری قصادرم کا، لہذا ترتیب و تنظیم جیوش، جس کے ضمن میں اؤان پیش آیا غزوہ، موتی، شانیا سفر توک اور شانقاً میتار ہوا جیش اسماہ، جو روانگی کے لیے میتار ہی تھا کہ آنحضرت علی شناختیم نے اس جہاں فانی سے کوچ کیا اور رفیق اعلیٰ کی جانب مراجعت انتیار فرمائی۔ فصلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کشیر اکٹھ اور فداہ آباؤ نا و امہاتنا!

## امیر تنظیمِ اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(15 ستمبر 2022ء)

جمعرات (15 ستمبر) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نمازِ ظہر نائب امیر کے ہمراہ شعبہ نشر و اشتاعت اور انتظامت کے ذمہ دار سے میتھکیں۔ بعد ازاں ایک تنظیم کے ذمہ دار سے ملاقات کی۔

بعد نمازِ مغرب مرکز کے ایک تنظیمی ساتھی کے بیٹے کی حفظ قرآن کی تکمیل کے حوالے سے مختصر تقریب میں گفتگو کی۔ شیخ سیکڑی کے فراخن خور شیدا جنم صاحب نے ادا کیے۔

جمعہ (16 ستمبر) قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد ازاں طے شدہ پروگرام کے مطابق حلقة گوجرانوالہ کے تنظیمی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ شام تقریباً 15:07 بجے کاموکی پہنچ۔ وہاں رفقہ اسرہ کے رفقہ، اکا تعارف ہوا۔ بعد نمازِ عشاء 4:45 بجے دبویم رج ہال میں "استحکام پاکستان اور غاذ دین" کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا، جس میں انداز 1300 افراد نے شرکت کی۔ اس کے بعد مقامی اسرہ کے نقبہ زمان باوجودہ کی رہائش گاہ پر حلقة قرآنی کے احباب، اسلامی جمیعت طبلہ کے نوجوانوں اور مقامی لوگوں سے مختصر ملاقات کی۔ اس کے بعد گھر بیوی افراد سے پچوں سمیت ملاقات کی۔

ہفتہ (17 ستمبر) کو بعد نمازِ فجر مقاومی مسجد (کاموکی) میں درس قرآن دیا۔ 30:07 بجے ناشتے پر مختلف مکاتب فکر کے 8 عماء کرام سے ملاقات کی، جس میں رفتہ، واجب بھی موجود تھے۔ 20:08 پر گوجرانوالہ کے لیے روانگی ہوئی۔ 09:00 بجے مسجد نمرہ گوجرانوالہ میں امیر حلقة نے حلقة کا مختصر تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں سوال و جواب کی نشست ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ پھر مبتدی رفقاء سے بیعت مسنونہ ہوئی، جس میں بہت سے احbab بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد ملتمر رفقاء سے بیعت کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام 30:11 بجے تک جاری رہا۔ 45:11 بجے حلقة، مقامی تنظیم اور منفرد اسرہ جات کے ذمہ دار، معادوں اور نقباء سے خصوصی تعارفی نشست ہوئی۔ اس کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ نمازِ ظہر سے قبل پروگرام کا اختتام ہوا۔ کچھ دیر آرام کے بعد امیر حلقة کے مشیر اور بزرگ رفیق سرفراز چیمہ کے گھر قریبی گاؤں چک دادوں گئے۔ بعد نمازِ عصر مندرجہ بہاؤ الدین کے لیے روانگی ہوئی۔ راستے میں نمازِ مغرب ادا کی۔ پھر یہ پیش کر مقامی امیر ڈاکٹر مشتاق احمد کے ہاں عشاہیسے میں شرکت کی۔ انمول میرج ہال مندرجہ بہاؤ الدین کی مسجد میں نمازِ عشاء کی ادا یکی کے بعد "پاکستان میں جاری تباہی کے اسباب اور حل" کے موضوع پر میرج ہال میں تقریباً یہاں اس گھنٹہ خطاب عام کیا، جس میں تقریباً یہاں سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ یہاں سے فراغت کے فوراً بعد جگرات روانگی ہوئی۔

رات 12:00 بجے جگرات کے نقبہ اسرہ (محمر فیض راشدی صاحب) کے گھر پہنچ کر قیام کیا۔ اتوار (18 ستمبر) کو بعد نمازِ فجر قریبی بلال مسجد میں درس قرآن دیا، جس میں 200 کے قریب افراد نے شرکت کی۔ ناشتے کے بعد درجہ بی بی دار الحکوم میں شیخ الحدیث، علامہ اور اساتذہ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد سیالکوٹ کے لیے روانگی ہوئی جہاں پر برنس اینڈ کامرس سینٹر میں "ہمارے قومی مسائل: اجتماعی توجہ" کے عنوان سے خطاب کیا، جس میں تقریباً یہاں سو مردوخاتیں نے شرکت کی۔ اختتام پر رسول جواب کی نشست ہوئی۔ یہاں سے فراغت کے بعد سیالکوٹ کے نقبہ اسرہ عادل قریشی کے گھر ظہر انہیں شرکت کی۔ اس تنظیمی دورہ کے دوران نائب ناظم اعلیٰ شرقی زون اور امیر حلقة بھی ہمراہ رہے۔ بعد ازاں انداز 15:21 بجے لاہور اور یہاں سے شام 5 بجے کراچی واپسی ہوئی۔

تاریخ اسلام میں اسلامی عوام کے پاس صلاحیت اور تابعیت کی بھرپوری کی وجہ سے جو ہرگز کوئی نہیں

اور این جی اوز انبیاء کی ثابتی کے مطابق مسیحیت کی بھرپوری کی وجہ سے جو ہرگز کوئی نہیں

ٹرانسجینڈر ایجنسیت کے مطابق مسیحیت کی وجہ سے جو ہرگز کوئی نہیں

ٹرانسجینڈر کے مسئلے سے منٹنے کے لیے اصولی طور پر ایک میڈیا میکل بورڈ ہونا چاہیے جو طے کرے کہ کون مرد ہے، کون عورت ہے: ڈاکٹر ظفر چودھری

## ٹرانسجینڈر قانون: اصل ایجنسڈا کیا ہے؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ زگاروں کا اظہار خیال



پیدائشی طور پر کوئی جنسی خرابی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کی شناخت کلیئر نہیں ہوتی کہ وہ مرد ہیں یا عورت۔ لیکن مغرب نے LGBTQI+ میں دوسرے بھی کئی اصناف کو شامل کر دیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ مغرب ہمارا معاشرتی نظام تباہ کرنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ مرد یا عورت کسی بھی وقت اپنی صفتی شناخت تبدیل کر سکتا ہے۔ یہ آزادی کے نام پر ایک شیطانی ایجنسڈا پروان چڑھ رہا ہے جس سے ہمارا معاشرہ تباہ ہو جائے گا۔

**سوال:** اس قانون کی کون سی شفuoں پر بنیادی اعتراض اٹھایا جا رہا ہے؟

**ڈاکٹر حافظ محمد زبیر:** سب سے پہلے تو انہوں نے اس قانون کا نام رکھا ہے: ٹرانسجینڈر پر ویکٹ پرسنز ایکٹ جبکہ اس میں انہوں نے ٹرانسجینڈر کی تعریف ہی غلط کی ہے۔ اس کی تعریف میں انہوں نے پہلے انٹرسیکس لکھا اور پھر آگے بریکٹ میں لفظ "کھسرا" لکھ دیا ہے اور اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے with mixture of: عین male and female genital features.

جس کی شناخت فریکل بنیادوں پر کلیئر نہیں ہے کہ وہ مرد ہے یا عورت ہے۔ اب لفظ "کھسرا" کے معنی اور دو لغات میں نہیں ملتے، عربی میں اس کے معنی ہیں "خشنی" جبکہ فارسی میں اس کے لیے لفظ "یونخ" ایسے شخص کے لیے استعمال کیا ہے انہوں نے لفظ "یونخ" ایسے شخص کے لیے دوسری شق میں جس کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ پیدائشی طور پر وہ مرد تھا لیکن بعد میں اس کو خسی کر دیا گیا۔ اس کے لیے بھی انہوں نے ٹرانسجینڈر میں اور ترانسجینڈر روم کے الفاظ استعمال کیے ہیں اور ان کا ترجیح کیا ہے خوب سرا۔ حالانکہ

تک تمام حروف استعمال کر لیے ہیں اور وہ بھی کم پڑ گئے، اسی لیے + استعمال کرنا پڑا۔ جہاں تک انٹرسیکس کا تعلق ہے تو اس سے مراد کوئی بھی ایسا فرد ہے جس کی پیدائش کے وقت جنس کا میڈیا میکل تعین ممکن نہ ہو، یعنی ابہام ہو۔ یہ صنف نہیں، پیدائش کے وقت جنس کی بنیاد پر بات کی جاتی ہے۔ ایک فرد کی شناخت پیدائش کے وقت مرد کے طور پر لیتے ہیں۔ ٹرانسجینڈر ایک مغربی اصطلاح ہے۔ مغرب میں سیکس (جنس) کو جینڈر (صنف) سے گزشتہ بچا سا مانگھ سالوں کے دوران الگ تصور کر لیا تھا جو کہ بہت بڑی خیانت اور دجل ہے۔ اس بے ہوگی کی اصل وجہ آن ہم

**سوال:** مغرب ٹرانسجینڈر کی کیا تعریف کرتا ہے اور پاکستان میں قانون بخواں "ٹرانسجینڈر کے حقوق" کا اس سے کیا تعلق ہے؟

**رضاء الحق:** 24 مئی 2018ء کو ٹرانسجینڈر رائیکٹ کے نام سے پاکستان کا قانون بن بیا گیا۔ اس قانون میں ٹرانسجینڈر کا لفظ استعمال کیا گیا۔ پہلے تو اس کا مفہوم سمجھ لیتے ہیں۔ ٹرانسجینڈر ایک مغربی اصطلاح ہے۔ مغرب میں سیکس (جنس) کو جینڈر (صنف) سے گزشتہ بچا سا مانگھ سالوں کے دوران الگ تصور کر لیا تھا جو کہ بہت بڑی خیانت اور دجل ہے۔ اس بے ہوگی کی اصل وجہ آن ہم ٹرانسجینڈر رائیکٹ کے نام سے دیکھ رہے ہیں۔ امریکی سماں یا کالوجیکل ایسوی ایشن کے مطابق ٹرانسجینڈر ایک وضع الماعنی Term ہے جس کے طور پر ویکٹ ٹرانسجینڈر ایک اپنی پیدائش کے وقت کی جنس سے مختلف جنس کے طور پر کو تھوڑے تباہ کر سکتی ہے اور قانون اس کی مردانہ شناخت کو تحفظ دے گا۔ اس لحاظ سے اب یہ بات بہت محتکہ خیر ہو چکی ہے۔ اصل میں پچاس سال پہلے تک سیکس اور جینڈر کو ایک ہی چیز سمجھا جاتا تھا لیکن جب مغرب ہیومن اور پھر بول ازم کے بعد فیمنزم میں داخل ہونا شروع ہوا اور خاص طور پر فیمنزم کی تیسری لہر (1980ء کی دہائی) کے بعد صرفی شناخت، جینڈر ایک پیریشن وغیرہ جیسی اصطلاحیں سامنے آنا شروع ہوئیں تو ان کے ذریعے یہ کہا گیا کہ سیکس (جنس) اور جینڈر (صنف) دونوں چیزیں ہیں۔

لہذا موجودہ بل میں ٹرانسجینڈر اور انٹرسیکس کو کلس کر دیا گیا ہے حالانکہ مغرب میں یہ دونوں چیزیں علیحدہ ہیں۔ ان کے نزدیک ایک لفظ میں ایک ایجنسڈا کے مغربی ایجنسڈا دوسری بدیانی ہے۔ یہ LGBTQI+ کے مغربی ایجنسڈا کو آگے بڑھانے کی ایک کوشش ہے۔

LGBTQI+ والوں نے تو انگریزی حروف تجھی کے A سے لے کر Z

مرتب: محمد رفیق چودھری

دوبارہ جاہلیت کی طرف جانا چاہتے ہیں؟ حالانکہ مغرب میں اگر کوئی آدمی کہتا ہے کہ میں محوس کرتا ہوں کہ میں جانور ہوں، بلی ہوں، یا کوئی دوسرا جانور ہوں تو اس کو وہ نفسیاتی مرض سمجھتے ہیں اور اس کا علاج کرتے ہیں لیکن ٹرانسجینڈر کو وہ نفسیاتی مرض نہیں سمجھتے۔ حالانکہ اس کو ضرور مرض سمجھنا چاہیے۔

**سوال:** مغرب میں جو انسانی حقوق کی تحریکیں اُنھیں بیس ان کا پس منظر یہ تھا کہ وہاں مذہب کے نام پر معاشرے پر ظلم جاری تھا۔ پھر جب وہ مسلم یونیورسٹیز سے علم حاصل کر کے گئے تو ظلم و جبر کے خلاف تحریک اُنھیں۔ پھر سائنس اور سوشل سائنسز کا دور آیا۔ پھر مددوں کے حقوق کی تحریکیں اُنھیں ہیں۔ ان سب تحریکیں کو جب ہم دیکھتے ہیں تو مشرق میں مختلف انتہا پسندانہ رویے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اس حوالے سے ہمارا معتدل رویہ کیا ہوتا چاہیے؟

**ڈاکٹر حافظ محمد زبیر:** جب کوئی تحریک چلتی ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی بنیاد تو ہوتی ہے۔ کوئی نہ کوئی ظلم ہو رہا ہوتا ہے جس کے لیے لوگ آواز اٹھاتے ہیں۔ پہلے مغرب میں عورت کو ایک دوسرے درجے کی حقوق سمجھا جاتا رہا کیونکہ وہ اپنے آپ کو گریک فلاسفی سے جوڑتے تھے اور گریک فلاسفی میں افلاطون اور ارسطو جیسے بڑے فلاسفہ بھی عورت کو دوسرے درجے کی مغلوق قرار دیتے تھے۔ افلاطون نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر تم نے ایک بڑتین اور شریر انسان کی طرح زندگی گزاری ہے تو اس کی سزا کے طور پر اگلے جنم میں تمہاری روح ایک عورت میں ڈال دی جاتی ہے۔ بہر حال وہاں عورت کے کوئی حقوق نہیں تھے چنانچہ وہاں ایک رعمل پیدا ہوا جس کا نتیجہ یہ ٹکا ہے اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ عورتیں زیادہ حقوق لے گئی ہیں اور اب مردوں کے حقوق کی تحریک چلنے چاہیے۔ بہر حال انسان جب تک وحی کی روشنی کے مطابق اپنے زندگی نیں گزارے کا تو اپنا پر ہی رہے گا لیکن نتیجہ میں معاشرہ تباہ ہو جائے گا۔ معاشرے کو اعتدال میں لانے والی شے وحی کی تعلیم ہے۔ اب ٹرانسجینڈر کے معاملے میں بھی مارے فیضت ان کے خلاف ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اپنے مرد ہمارا حق مار رہے تھے اور اب ٹرانسجینڈر کو یہ راستہ دکھایا گیا ہے کہ وہ عورت بن کر ہمارا حق ماریں۔

چونکہ آج سائنس کی ترقی کی وجہ سے بات بہت آگے نکل چکی ہے، اب صرف اظہار یا کپڑے یا بال بدلنے تک بات محدود نہیں رہی بلکہ اب تواضع اتنا تک تبدیل کر کے اللہ کی تخلیق کو بدلا جاتا ہے۔ سورۃ النساء میں اس کے لیے بڑے ثابت الفاظ آئے ہیں۔ فرمایا:

﴿وَلَا مُرْتَهِمْ فَلَيَعْجِزُنَّ حَلْقَ اللَّهِ ط﴾ (النساء: 119)

”اور میں انہیں حکم دوں گا تو (اس کی تعلیم میں) وہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کریں گے۔“

جو اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ بنیادی طور پر شیطانی ایجنسٹ کے اوپر چل رہا ہے کیونکہ شیطان نے یہ کہا تھا کہ میں یہ کام انسانوں سے کرواؤں گا کہ وہ اللہ کی تخلیق پر راضی نہ ہوں۔

**ٹرانسجینڈر زرطحد قسم کے لوگوں کے نظریات کا سہارا**

لیتے ہیں بلکہ ایک ویڈیو میں باقاعدہ اس کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ جس شخص کے یہ افکار و نظریات ہوں وہ اسلامی معاشرے میں فتنہ و فساد کے سوا کیا پھیلائے گا؟

**رضاء الحق:** اس قانون کے سیکشن 5 کی شق 7 میں وراثت کی بات کی گئی ہے۔ یعنی اگر کوئی عورت خود کو مرد ظاہر کرے تو اس قانون کے مطابق اس کو وراثت میں اتنا ہی حصہ ملے گا جتنا مرد کو ملنا چاہیے۔ اسی طرح اس قانون کے مطابق اگر کوئی فرد 18 سال سے اوپر کا ہے اور وہ خود کو نہ مرد سمجھتا ہے اور نہ عورت تو اس کو مرد اور عورت وراثت میں حصوں کا ایورٹنچ حصہ دیا جائے گا۔ یہ کئی چیزیں شریعت کے خلاف ہیں۔

**ڈاکٹر حافظ محمد زبیر:** اگر غور کریں تو یہ ٹرانسجینڈر کا قانون لاجیل بھی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرد پیدا ہوا لیکن وہ محوس کرتا ہے کہ اس میں عورت والی فیلٹنگ ہیں تو وہ خود کو عورت کیوں نہ ڈال کرے۔ اس کے لیے وہ طحد قسم کے لوگوں کے نظریات کا سہارا لیتے ہیں۔ اب جس شخص کے یہ افکار و نظریات ہوں وہ اسلامی معاشرے میں شر کے سوا کیا پھیلائے گا۔ پھر وہ اس کو رصیر کے پلجر کے ساتھ بھی جوڑتے ہیں کہ ہمارا سارا پلجر ایسا رہا ہے تو ہم اپنے پلجر سے کیسے علیحدہ رہ سکتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ اسلام سے

خواجہ سرا اس معنی میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد خسی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ہمارے معاشرے میں نہ تو خواجہ سرا ہے اور نہ ہی یہاں پایا جاتا ہے کیونکہ وہ بادشاہوں کا ایک کلپر تھا وہاں مردوں کو خسی کیا جاتا تھا۔ البتہ ہمارے ہاں ایثرسیکس افراد ضرور پائے جاتے ہیں جن کے لیے وجہہ کا لفظ استعمال ہوتا چاہیے۔ اسی طرح انہوں نے ٹرانسجینڈر رہنماوں کے حوصلے سے لکھا کہ:

Any person whose gender: indentity or gender expression.

شناخت اور رجحان میں فرق کرتے ہیں۔ ان کے مطابق ایک ٹرانسجینڈر شناخت ہے اور ایک ٹرانسجینڈر رجحان ہے۔ مثال کے طور پر ایک فرد پیدا اُٹھ کے وقت مرد تھا لیکن بعد میں اس نے اپنی مرضی، خواہش یا کسی نفسیاتی مسئلے کی وجہ سے عورت ڈال کریں کر دیا تو یہ قانون اس کو بھی ٹرانسجینڈر رجحان سے عورت ڈال کریں کر دیا تو یہ قانون ان کے لیے بنیادی طور پر یہ قانون ان کے لیے بنیادی طور پر ایک سماں گیا بلکہ یہ کسی اور مقصود کے لیے بنایا گیا ہے۔ اظہار خود خواجہ سرا بھی کر رہے ہیں کہ ان کے حقوق کے نام پر کھیل کچھ اور کھلیلا جا رہا ہے۔ حقیقت میں یہ قانون ٹرانسجینڈر رکونواز نے کے لیے بنایا گیا ہے۔ حالانکہ یوتح تو مرد ہوتا ہے اس کو مردوں کے حقوق کے حوالہ اور کوئی سے حقوق چاہیں؟

ہمارا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس قانون میں مرد کو عورت اور عورت کو مرد بننے کی اجازت دی گئی ہے۔ یعنی جب کوئی مرد چاہے تو خود کو عورت قرار دے لے اور جب کوئی عورت چاہیے تو مردوں والی شناخت حاصل کر لے۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ جو پیدائشی طور پر مرد ہے تو اس کو مرد کی کہنا چاہیے اور پیدائشی عورتوں کو مرد کی شناخت نہیں دینی چاہیے کیونکہ اس طرح معاشرے میں ہم جنس پرستی کے لئے جرائم پھیلے کا اندیشہ ہے۔ اسلامی شریعت اس بات کی قطعاً جازت نہیں دیتی کہ کوئی مرد عورتوں جیسا بننے کی کوشش کرے یا کوئی عورت مردوں جیسا بننے کی کوشش کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لعن الله مختنث من الرجال والمتراجلات من النساء)) ”بی اکرم مسیح شاہزادے نے عورتوں کی مشاہدت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشاہدت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔“

سوال: ہمارے مذہبی طبقات کا روایہ اس بارے میں کیا ہوتا چاہیے؟

**ڈاکٹر حافظ محمد زبیر:** اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ہاں جوانتر سیکس طبقہ ہے اس کے ساتھ کل پھر کی وجہ سے نافضی ہوئی ہے۔ ہندو اور مسیحی کے اثرات کی وجہ سے ہم نے اس مظلوم طبقہ کو حقوق سے محروم کر دیا تھا اور ان کی تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہیں کیا جس کی وجہ سے پھر عربی اور فارسی اور گداگری جیسی برائیاں پیدا ہوئیں۔ حالانکہ دین کے احکامات ایسے نہیں تھے۔ اس کو تابی میں مذہبی طبقہ، ریاست اور دوسرے سب طبقات شامل ہیں کیونکہ ان کے حقوق کے لیے جو جد کسی نے بھی نہیں کی۔ انترسیکس جو طبقہ ہے اس کو وارثت میں حصہ ضرور ملنا چاہیے۔ ان کے معاشری حقوق بھیں۔ پھر ان کو علاج معاملہ کی سہولت ملنی چاہیے تھی۔ لیکن ان کی غالباً سائنس کو دیکھتے ہوئے ان کی سرجری کر دی جاتی تو وہ مکمل مرد یا عورت بن جاتے اور معاشرے میں باعزت شہری بنتے۔ چنانچہ انترسیکس کے جائز حقوق کو ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن انترسیکس کے نام پر انہیں رکے ایجادنے کو کیسے آگے بڑھایا جائے؟

**سوال:** تبدیلی جنس کا عمل شروع ہو چکا ہے؟ **ڈاکٹر طفر چودھری:** بالکل! اس بل کے بعد کافی سارے لوگوں نے نادرا میں اپلائی کیا ہوا ہے کہ ہم مرد ہیں اور اب ہمیں عورت تسلیم کیا جائے اور عورتوں نے بھی کیا ہے کہ ہمیں مرد تسلیم کیا جائے۔

**سوال:** تبدیلی جنس کا فیصلہ میڈیکل بورڈ کو کرنا چاہیے یا کوئی بھی شخص خود سے اس کا فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے؟ **ڈاکٹر طفر چودھری:** اصل میں یہیں بیان کیا گیا ہے کہ ایک اور مثال لے لیجئے کہ قانون میں کہا گیا ہے کہ انہیں رکھے جاوے سے ہم کچھ discrimination کرنے کا حق رکھتا ہے۔

**سوال:** یہ جیسے اس کے بعد کافی ہے کہ کوئی شخص خود یہ چینہ را میں سوشن لنسٹر کرے۔ اگر کوئی شخص خود اپنی مرضی سے مرد لکھوا لیتی ہے تو اب وہ کسی لڑکی سے شادی کر سکتی ہے، اسی طرح کوئی مرد عورت بن کر کسی مرد سے شادی کرے گا تو قانونی طور پر اس خرابی کو رکنا ممکن نہیں ہوگا۔

**قضاء الحق:** اس قانون کے بنے کے بعد دو تین سالوں کے اندر اندر یعنی 2018ء سے لے کر 2021ء تک تقریباً 28723 افراد نے اپنی جنسی شناخت تبدیل کروانے کے لیے نادرا میں درخواستیں دیں۔ ان میں 16 ہزار سے زیادہ مردوں اور 12 ہزار سے زیادہ خواتین شامل ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پیدائشی طور پر مکمل مرد ہیں یا مکمل عورت ہیں لیکن وہ مرد سے عورت اور عورت سے مرد

بننا چاہتے ہیں تو ہم جس پرستی کا راستہ توکھل گیا۔

**سوال:** کیامیڈیکل بورڈ بنانے سے ہر انہیں رہا کیا اس کی مشکلات میں اضافہ ہوگا؟

**قضاء الحق:** اس قانون کے حامی یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر میڈیکل بورڈ بنایا جائے تو انترسیکس والوں کا احتصال ہو گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ کسی مرد کو عورت کو مرد بننے کا حق کسی نہ ہب میں نہیں ہے۔ جہاں تک انترسیکس کے لیے میڈیکل بورڈ سے احتصال کا دعویٰ ہے تو یاد رکھنے کے لیے میڈیکل بورڈ کے ذریعے سے ہی انترسیکس کے لیے تعین کر سکتے ہیں۔ اصل میں قانون کا درست یا غلط استعمال ہونا الگ بات ہے اور قانون کی غلط عملداری علیحدہ بات ہے۔ یوں تو قلق کے مقدمات میں اگر رشتہ لے کر کوئی ملزم کو چھوڑ دے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پولیس اور عدالت کی کے اداروں کو بند کر دیا جائے۔ جرم کا تعین پھر بھی پولیس اور عدالت ہی کرے گی۔ اسی طرح جنس کا تعین میڈیکل بورڈ ہی کرے گا۔ یہ بات صرف انترسیکس کے لیے ہے۔

**سوال:** تبدیلی جنس کا عمل شروع ہو چکا ہے؟ **ڈاکٹر طفر چودھری:** بالکل! اس بل کے بعد کافی

سارے لوگوں نے نادرا میں اپلائی کیا ہوا ہے کہ ہم مرد ہیں اور اب ہمیں عورت تسلیم کیا جائے اور عورتوں نے بھی کیا ہے کہ ہمیں مرد تسلیم کیا جائے۔

**سوال:** یا کوئی شخص خود سے اس کا فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے؟ **ڈاکٹر طفر چودھری:** اصل میں یہیں بیان کیا گیا ہے کہ کوئی شخص خود کے بعد کافی ہے کہ کوئی مرمد ہو گا۔

**سوال:** یہ جیسے اس کے بعد کافی ہے کہ کوئی عورت پیدا ہو جائے گی۔ ہم جس پرستی کا راستہ توکھل جائے گا اور اس کو قانونی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔

**سوال:** اپنی مرضی سے مرد یا عورت بننے کا اختیار کرتا ہے تو اس سے معاشرے میں بہت سی غلطیں پھیلتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی مرد خود ساختہ عورت بن جائے تو وہ عورتوں کے کھلیوں میں حصہ لے گا، لیڈریز و اس روم اسٹیل کرے گا، لڑائی بھگڑا ہو جائے تو اس کو گفتر کیسے کیا جائے گا، کیونکہ فی میں پولیس فی میں کے لیے ہوتی ہے۔ اصولی طور پر اس کے لیے میڈیکل بورڈ ہونا چاہیے تاکہ اس حوالے سے کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو اس کو حل کیا جاسکے۔

**سوال:** ہمارے حکمرانوں اور پارلیمنٹ کے ممبران کا تبدیلی جنس جیسے بلوں پر کیا عمل ہونا چاہیے؟ **قضاء الحق:** اس حوالے سے مرد

ربرٹسمن پر بھی ہے۔ وہاں کوئی بھی مل پیش ہوتا ہے تو اس کوہاں اور نہیں میں جو اس حاصل کر کے پاس کر دیا جاتا ہے۔ یہ مل جب پیش ہوا تھا تو پوری ایسی مل میں صرف تین لوگوں نے اعتراض کیا تھا اور اکثریت کے مقابلے میں ان کی کیا حیثیت بنتی ہے۔ ہمارے ہاں معاشرتی قوانین میں منشی اف ہیومن رائٹس ایم کر دار ادا کر رہی ہوتی ہے۔ ہمارے پارلیمنٹ کے ممبر کے ساتھ ایک پوری ٹیم موجود ہوتی ہے جس کی وجہ سے پارلیمنٹ میں شاید قابلیتی نہیں ہے اور نہیں وہاں رہیں ہے کہ وہ اس طرح کے قوانین کو پڑھیں۔ دنیا میں پارلیمنٹ کے ذریعے سے ہی انترسیکس کے لیے تعین کر کیا ہے جس میں قانونی ماہرین شامل ہوتے ہیں۔ جب کوئی بل پیش ہوتا ہے تو وہ اس کا پورا امطا لعکر کر کے پارلیمنٹ میں پاس ہوا کو مشورہ دیتے ہیں۔ ٹرانسجیندر بل 2018ء میں پاس ہوا لیکن تین سال قبل ہی اس پر کام شروع ہو چکا تھا۔ کسی نے اس پر تو تو جنہیں دی کہ یہ مل اصل میں ہے کیا؟ پھر ہماری بڑی سیاسی جماعتوں کے سارے اراکین نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔ دنی سیاسی جماعتیں (جماعت اسلامی اور جمیع ایف) نے کچھ آواز اٹھائی لیکن ان کے اراکین کی وجہ یا ایسی طاقت کے ساتھ بھر پور آواز اٹھائے تو شاید ان کو کامیابی حاصل ہو جائے۔ بہر حال ہمارے قانون ساز اداروں اور پارلیمنٹ میں صلاحیت اور قابلیت بہت کم ہے جس کی وجہ سے یہور کوئی میں اور ایون جی اوزیر و فی ایجنڈے کو ڈالنیت کر رہے ہوئے ہیں، اس کے تحت بھر پورا قانون بنتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پارلیمنٹ میں قابل لوگ منتخب ہو کر جائیں جو قانون کو تکمیل ہوں۔



قارئین پروگرام ”زمانہ گاہ ہے“ کی دو یوں تکمیل اسلامی کی ویب سائیٹ [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر کامیابی جا سکتی ہے۔

## ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر راجپوت فیلی کو اپنی بیٹی، عمر 19 سال، تعلیم ICS، عالمہ کوس (جاری) کے لیے دینی مزاج کے حوال، تعلیم یافت، برسروز گارلر کے لاہور یا گرد و فواح رستہ دکار ہے۔ ذات پات کی قیدی نہیں۔  
برائے رابطہ: 0300-7743995

# چنان غرور کجا تو آفتاب کجا!

عاصمہ احسان

amira.pk@gmail.com

بیں۔ فی الدنیا والآخرة!

دنیا بھر میں بڑھتی پہلیتی دجالیت، سیکلر ازم کی آڑ میں ریاست، حکومت، قانون اور عملی زندگی کے تمام دائروں سے تصور خدا کو کمال باہر کرنے کے لیے جنگجویاں انتہا پسندی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ مذہب اگر ہے بھی تو انفرادی معاملہ ہے۔ بھارت میں اب انفرادی سطح کا اسلام بھی مسلمانوں سے وحشیانہ طریقے سے چھینا جا رہا ہے۔ کسی سطح پر اسلام کا اظہار، نماز، حج، خور و نوش ناممکن بنایا جا رہا ہے اور حقوق انسانی اور آزادی فکر و عمل کے عالمی چیਜیں منہ موزے پڑھئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر شعبہ زندگی، انسانیت کے لیے انتشار، فساد، ظلم، بے انسانی، بے قراری اور اضطراب سے عین اس حالت میں ہے جو پاکستان میں کالے پانیوں کے بھنوں لیے سیالب یا جاپان کی سونائی کی خوفناک لمبڑوں کا ہے۔ حیوانیت، شہوانت، غشیات، شراب، جوا، سود، قبھے گری، بلک مینگ، قتل و غارت نے زندگی ہر سطح پر اجریں کر رکھی ہے۔ اللہ سے بغاوت نے انسان کو شیطانیت کے شکنچ میں جکڑ دیا ہے۔ آزادی کے کھل کھیلتے غاہر ہجعفر کے ہاتھوں نور مقدمہ کا لرزہ خیز انجام اور اب شہزاد امیر پر سارہ کے قتل کا الزام اور بالخصوص نوجوان نسل میں حالات و ادعات کی ہوئیں کی۔

(بچوں، عورتوں سے زیادتی کے سیریلِ محروم!)

ہمارا سوال یہ ہے کہ ہمارے پاس کوثر و تنیم سے دھلی، اجل پاکیزہ تہذیب ہے جو ایک لاکھ چوٹیں ہزار پیغمبروں کے تسلیں کا درشت ہے۔ 23 سال جریل امین اس زمین پر زندگی کے ہر گوشے کی عملی رہنمائی کی ہدایات لے کر آتے رہے۔ وضو نماز سے لے کر میں الاقوامی معاملات، سطح و جنگ کے تو نہیں تک اور یہ پوری شریعت، اللہ میں آج بھی رہنمائی کو کافی شناختی ہے۔ اب کیا یہ دنیا بھر کے جملاء، شیطانیت کے علمبردار ہمیں زندگی گزارنے کے جاہلانہ ڈھنگ سکھائیں گے؟ اُنھیں الجاہلیۃ یعنی گوئون۔ ”اگر یہ خدا کے قانون سے منہ مورثے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے؟“ (المائدہ: 50) اسلام سر اعلم ہے۔ (العلیم رب کاعطا کرده طرز حیات) اور اس سے جہت کر ہر طریقہ، (کل اور آج) جاہلیت ہے۔ جس کی بنیاد مدنہ فسانیت، وہم گمان اور قیاس پر ہے۔ کیا ہم ان باغیوں، جاہلوں سے پوچھیں گے کہ ہماری عورت کیا پہنچ

کے باوجودو، انکار خدا صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ”ذاتی خدا رکھنا نہیں چاہتے تھے!“ آدھا مسئلہ تو اخلاقی زندگی میں خدا، صمیر، گناہ ثواب کی روک لوک کا تھا۔ جارج کا پارائز (بلائلح) رکھنا یا یووی کو جیتے جی بیوہ بننا کر آئن شائن کی طرح بے وفا کی رگز رنا ممکن نہ تھا اخلاقاً، مذہباً۔ سو سیکولر، سائنسی خدا کی طبقاً اور چوٹی کا برباطانوی دانشور تین شادیوں سے ہو گرا۔ حرام کاری پسندیدہ نہ تھی! تاہم شیری رحمن وزیر موسیاتی تہذیبی نے کہا: ”پاکستان ماحولیاتی بحران کی فرشت لائیں پر کھرا ہے۔ جس تباہی سے دوچار ہیں، اس کا تجھیں بھی نہیں لکایا جاسکتا۔“ امریکا کی خاطر اللہ کا غصب مولیا یا تھا اس نے سیالب میں مد سے ہاتھ کھٹکیج لیا یہ کہہ کر کہ پہلے بہت دے چکا! چیزیں این ڈی ایم نے کہا: ”ہم تاریخ کی بدترین تباہی سے دوچار ہیں۔“ جب ہم مسلم دنیا کے خلاف چیھٹی کی جنگ کے فربت لائیں اتحادی بے تو نتائج میں شرکت بھی لازم تھی۔

اخلاقلی قانون اس کا نتیجہ میں میں اسی طرح کار رفایہ جس طرح تکوینی، موسیاتی سائنسی قانون! سیکڑی جزو یوain نے کہا تھا کہ ”موسیاتی تہذیبیوں کا ذمہ دار نہ ہونے کرنے والی کتاب کے حامل ہم ہیں کہ ایسا کیوں ہوا!“

موسیاتی، یا Cosmological لا جک (منطق) تو بہت ہوں گے مگر خالق موسیات نے 610ء میں ہمارے نبی مکرم ﷺ کے پاس (پس پر دنیا کی بادی اور اخلاقی سائنس کا) علم صورتی وحی / قرآن نازل کیا تھا۔ **﴿عَلَمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمُ﴾** ”انسان کو وہ علم دیا جنے وہ نہ جانتا تھا۔“ (اعلٰق: 5) نہی جانے کے کوئی ذرا لئے انسان کو میسر ہونا (کل یا آج) ممکن تھے۔ ہم دنیا تک یہ علم پہنچانے کے ذمہ دار رہبائے گئے جن سے دنیا کلیتیا علم اور جاہل ہے۔ صد یوں تک آسمانی مذاہب کے ذریعے اس کا نتیجہ میں کار فرما قوامیں اور پس پر دہ خالق کی فرمازوائی کا فہم موجود تھا۔ جسی گئی آئن شائن (متوفی 1955ء) اور جارج والڈنوبل انعام یافت فریالوجست (متوفی 1997ء) دونوں خالق کا نتیجہ کا اقرار کرنے

اوڑھے؟ بچ پہلے ہوں گے یا شادی پہلے ہوگی؟ جو زمرہ اور عورت کا بنے گا یا مرد اور مرد، عورت اور عورت کا بھی بن سکتا ہے؟ اور انسان Gender Fluid بھی ہو سکتا ہے۔ کبھی مرد بن جائے کبھی عورت؟ اور پھر یہ کہہ کر گزرنے والے کہ بن مانس بھی ہوئے تھے۔

تجھے کبھی ایک صنعت ہے اور عورت ایک کارکن، مزدور ہے اس صنعت کی؟ اقوام تحدہ اس کارکن کے حقوق کو تحفظ اور احترام دینے کی بات کرتا ہے۔ اس وقت نیٹ پر طویل لامپتا فہرست مغربی چمکتے دلتے ترقی یافتہ ممالک کی موجود ہیں۔ کس کی؟ وہ بہادر مرد اور عورت جو علم الاعلان LGBT+ زندگی گزار رہے ہیں، ان میں 7 یورپی ممالک کے وزراء اعظم بھی ہیں۔ صرف کینیڈا کی فہرست میں 100 سے زائد ممبر ان پارلیمنٹ، سینیٹر، وزراء، پارٹی لیڈر، گورنر، میسر، کولسلر یعنی قیادت کی صورت موجود ہیں۔ امریکی فہرست کی طوالت ناقابل بیان ہے۔ حتیٰ کہ ان کے خارجی امور، سفراء و دفاتر کے بڑے مناصب والوں نے تواب Glifaa میجنیوں میں G اور سادوی مردوں زن کی تنظیم بنا کر کی ہے۔ یہ امریکی دفتر خارجہ کا ترقی کا پیمانہ اور فخر و ناز کی علامت ہے۔ اس کے سینکڑوں ہزاروں ممبر ان دنیا بھر اور امریکا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ قصہ مختصر کہ زکاح حرام اور سفاح حلال تو پہلے ہی تھا۔ اب سعد و میت کی غلطیت، ہی ان کا اصل تقاضا اور سب سے بڑی برآمداتی جنس ہے۔

جس طرح نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا ہماری شناخت ہے۔ اسی طرح عصمت و عفت کا تصور ختم کرنا، حلال و حرام کا فرق متنا، گناہ، ثواب کی لفڑ سے آزاد کر کے ہم نو عصمنی تعلقات، نمائش حسن اور حیوانیت کی آندھیاں چلانا ان کا مطلوب و مقصود ہے۔ اسی کامگفت LGBT اپنے آپ کو فراموش کیے بیٹھی ہے۔ جس کا گلمہ اقبال بھی اپنے اشعار میں کرتا نظر آتا ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر آج ہر دنیٰ اجتماعیت خواہ وہ مسلکی بیاند پر قائم ہے یا مسلک اور تقلید سے آزاد، اپنے کارکنوں کو دعوت و تبلیغ کے لیے آمادہ کرتی نظر آتی ہے۔ غابہ اوقامت دین کی جدوجہد کرنے والے جاعقین بھی کارکنوں پر اسی کام کی اہمیت واضح کرنے اور انہیں اپنے اوقات کو فارغ کرنے کے لیے زور دیتی وکھانی دیتی ہیں۔ جہاں اور جس اجتماعیت میں یہ کام ہو رہا ہے اگرچہ واضح ہو یا نہ، اسی کی

حقیقتی کو جو آئین میں پاکستان اور جو جو پاکستان پر ایک دھماکہ ہے حرف غلط کی طرح مٹا دیجئے۔ اس ایکت کے نیٹ 157

نے اپنی میں شادی کا دفاع، مقابل سادوی شادی کے احترام کا بیان کیا ہے۔

ان دنیا جی تاریکیوں میں ریت الاقول، سراج منیر سلیمانی کا پر فور نظام زندگی روشنی، امن، سکینیت اور پاکیزگی کا پیغام برہے۔ چراغ مردہ کجا، نور آفتاب سے کجا! پاکستان اسلام کو کوکھ سے پیدا ہوا، اس کی فلاخ و بقا اسی

چشمہ صافی سے سیراب ہونے میں مضر ہے۔ اس فرسی ایکٹ کو جو آئین میں پاکستان اور جو جو پاکستان پر ایک دھماکہ ہے حرف غلط کی طرح مٹا دیجئے۔ اس ایکت نے جیا اور

غیرت سوز موضوع کو شو شل میڈیا کے ذریعے زبانوں پر روای کر دیا ہے۔ اس دروازے کے کھلنائی نفس بدترین تاریکی، ماحولیاتی آلوگی ہے۔ اس پر فضل چڑھائیے۔

## دعوت فکر و عمل

### خوبصورت عمل

قرۃ العین خان

برکات سرکی آنکھوں سے بیکھی جاسکتی ہیں۔ انفرادی سطح پر سیرت و کردار میں نمایاں تبدیلی ہوتی وکھانی دیتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اجتماعی تبدیلی کی اہمیت زیادہ ہے لہذا ان کی توجہ اسی پر موكوز ہوتی ہے لیکن اجتماعی تبدیلی لانے کے خواہش مند اگر اپنے 5 یا 6 فٹ کے وجود میں تبدیلی نہیں لاسکتے تو اجتماعی تبدیلی لانے کی خواہش اپنے آپ کو دھوکا دینے کے سوا پچھنچیں۔ اور اسی طرح دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری کرتے ہوئے اسی کام کو کل سمجھ لیتا اور جہاد سے پہلو تھی اختیار کرنا بھی ایک ایسے کم نہیں۔ خیر یہ بحث تو جملہ معتبر ہے کہ طور پر فرش میں آگئی اصل بات ہو رہی تھی خوبصورت عمل کی، جو جس کی زندگی میں اسی طرح دعوت اور اس کی شخصیت کو بلند کرتا جائے گا کیونکہ یہ عمل انبیاء کی سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا مستقل طریقہ ہے۔ آئیے اس خوبصورت عمل کا آغاز کریں۔ الاقرب فالاقرب کی بنیاد پر پہلے اپنے گھر اور پھر درجہ درجہ دوست احباب تک قرآن و حدیث کی دعوت کو پہنچا گئیں تاکہ وہ جمعیت فراہم ہو سکے جو باطل نظام کے سامنے کھڑی ہو سکے اور غالبہ اسلام کا خواب شرمدہ تعبیر ہو سکے۔ گزشتہ دوں ایک مرتبی نے اپنے وعظ کے دوران ایک بات کی کم از کم دعوت دین کے لیے اتنا ہی وقت تک لیں جتنا آپ فسیں بک کے لیے نکالتے ہیں اور قرآن کو اتنا ہی وقت دے دیں جتنا واٹس ایپ کو دیتے ہیں تو میں اپنے گریبان میں جھاکنے پر مجرور ہو گیا، جہاں سوائے شرمدگی کے کچھ نہ تھا۔ ابھی بھی مہبلت موجود ہے کچھ کر لیں اور اپنے نامہ اعمال میں خوبصورت عمل کا اضافہ کرنا شروع کر دیں۔ لیکن جانے میں نے اپنی 31 سالہ تحریکی زندگی میں دعوت دین میں لگنے والے لوگوں کو بہت ترقی کرتے اور عزت پاٹتے دیکھا ہے۔ وقت فرست ہے کہاں کام ابھی باقی ہے نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

## امیر محترم اسلامی شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ علیہ کا دورہ حلقة گوجرانوالہ ڈویشن

امیر محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ علیہ، نائب ناظم اعلیٰ زون شرقی جناب پرویز اقبال کے ہمراہ حلقة گوجرانوالہ کے سالانہ دورے کے سلسلے میں 16 ستمبر بروز جمعہ شام 15:00 پر کاموکی پہنچے۔ سب سے پہلے مقامی اسرہ کے رفقاء کا تعارف کروایا گیا۔ اس موقع پر امیر حلقة گوجرانوالہ کے مشیر محترم سرفراز چیئرمیجی موجود تھے۔ تعارف اور کھانے کے بعد مقامی مسجد میں نماز عشاء ادا کی گئی۔ نماز عشاء کے بعد 45:00 پر امیر محترم نے دابویرنج بال میں "استحکام پاکستان اور نفاذ دین" کے عنوان سے خطاب کیا۔ جس میں سود، فاقیٰ شرعی عدالت کے فیصلہ، برائیں رائیک 2018ء، سیالب کی تباہ کاریاں، اجتماعی توہہ کے حوالے سے تفصیلی لفتگو فرمائی۔ یہ خطاب تقریباً ڈیڑھ گھنٹے پر مشتمل تھا جسے تقریباً 300 افراد نے سمعت فرمایا۔ اس خطاب کو شہر کی مذہبی، سیاسی و سماجی شخصیات نے بہت پسند کیا۔ خطاب کے بعد مقامی اسرہ کے نقیب زمان با جوہ کی رہائش گاہ پر حلقة قرآنی کے احباب، جمعیت طلب کے نوجوان اور مقامی لوگوں نے مختصر ملاقات کی۔

17 ستمبر بروز ہفتہ صبح تقریباً 09:00 بجے امیر محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ علیہ مسجد نمرہ مرکز حلقة گوجرانوالہ پہنچے۔ حلقة کے سالانہ تعارفی اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ بعد ازاں امیر حلقة نے مختصر تعارف کروایا۔ امیر محترم نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تحریری سوالات کے تشقی بخش جوابات دیئے اور مختصر تذکیری خطاب کیا۔ بعد ازاں مبتدی بیعت کا اہتمام کیا گیا جس میں رفقاء کے علاوہ بہت سے احباب بھی شریک ہوئے اسی طرح مفترم رفقاء کی بیعت کا بھی اہتمام ہوا۔ یہ پوگرام 11:30 بجے تک جاری رہا۔ چائے کے وقٹے کے بعد رفقاء کو بانی تبلیغ اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کا ویڈیو خطاب "اقامت دین کی جدوجہد اور خدمت خلق کا ہائی تعلق" دکھایا گیا۔ وسری جانب 11:45 بجے امیر محترم نے حلقة، مقامی تناظم اور منفرد اسرہ جات کے تمام ذمہ داران، معاونین اور نقباء سے خصوصی تعارفی نشست کا انعقاد کیا جس میں ہر ذمہ دار کا میر محترم کو مختصر تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں امیر محترم کی اجازت سے ذمہ داران نے بعض سوالات کیے۔ 15:00 پر یہ اختتام پذیر ہوئی۔ رفقاء ظہرہ نہ اور ظہر کی نماز کے بعد اپنے گھروں کو خصت ہوئے۔

کچھ دیر آرام کے بعد امیر محترم، نائب ناظم اعلیٰ اور امیر حلقة کے ہمراہ امیر حلقة کے مشیر اور بزرگ رفیق سرفراز چیئرمیجی کی خواہش پر ان کے گھر چک دادن تشریف لے گئے اور نماز عصری کی ادائیگی کے بعد مندرجہ بہاؤ الدین کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں نماز مغرب ادا کی اور پھر یہ پہنچ کر مقامی تبلیغ کے امیر ڈاکٹر مفتاق احمد کے گھر پہنچ۔ کھانے کے بعد انمول میرنگ بال مندرجہ بہاؤ الدین پہنچے، جہاں نماز عشاء کے بعد 45:00 پر امیر محترم کا خطاب طے تھا۔ پوگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاپ اور نعمت رسول مل قریب میں ہوا۔ امیر محترم کے خطاب سے پہلے مقامی امیر ڈاکٹر مفتاق نے امیر محترم اور تبلیغ اسلامی کا مختصر تعارف کروایا۔ امیر محترم کا خطاب جس کا عنوان "پاکستان میں جاری تباہی کے اسباب اور حل" تھا۔ امیر محترم نے تقریباً سو گھنٹے خطاب کیا۔ اس پوگرام میں تقریباً تین

سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں مختلف زادویوں سے پاکستان میں جاری تباہی کے اسباب پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا یہ ملک ہم نے اللہ سے مانگا تھا کہ اسلام کا نفاذ یہاں کریں گے مگر ہم نے وعدہ خلافی کی جس کے نتیجے میں قوم بہت ساری اخلاقی اور معنویتی برآجیوں کا شکار ہے اور سودھیے بڑے گناہ میں ملوث ہے اور اللہ تعالیٰ اللہ کے رسول مل قریب میں اعلان جنگ کئے ہوئے ہے۔ اس کا حاصل صرف ایک ہے اور وہ ہے اجتماعی توہہ۔

خطاب کے فوراً بعد امیر محترم گجرات کے لیے روانہ ہو گئے۔ امیر محترم تقریباً رات 12 بجے گجرات کے نقیب اسرہ محترم رفیق رشدی کے گھر پہنچے اور رات کا قیام کیا۔ فجر کی نماز قرآنی بلال مسجد میں ادا کی، جس کے بعد امیر محترم نے درس قرآن دیا جس میں امیر محترم نے قرآنی آیات کی روشنی میں دینی فرائض بیان فرمائے جس میں دوسوکے قریب افراد نے شرکت کی۔ رفیق رشدی صاحب کے گھر ناشائستہ کیا اور قرآنی مدرسہ دارالعلوم میں شیخ الحدیث اور علماء سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ جہاں تمام اساتذہ سے ملاقات کی ان سے دینی ذمہ داریوں اور اقامت دین کے لیے علماء کے کردار کے حوالے سے گفتگو کی اور دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد امیر محترم سیالکوٹ کے لیے روانہ ہوئے۔ امیر محترم نے (بنفس ایڈٹ کامرنس سینٹر سیالکوٹ) میں "ہمارے قومی مسائل کا حل اجتماعی توہہ" کے عنوان سے خطاب کیا۔ اس پوگرام میں تقریباً تین سو مردوں و خواتین نے شرکت کی۔ خطاب کے اختتام پر سوال و جواب کی نشست کی جوئی اور دو افراد نے تبلیغ اسلامی میں شمولت کا راداہ ظاہر کیا۔ اس کے بعد امیر محترم نائب ناظم اعلیٰ، امیر حلقة اور چند رفقاء کے ہمراہ سیالکوٹ کے نقیب اسرہ محترم عادل قریشی کے گھر پر ظہرہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد امیر محترم نے بذریعہ فون یہار رفقاء کی عیادت کی اور ایک نقیب اسرہ تمہرہ شمیر کی والدہ کے انتقال پر تعریت کی۔ اور تقریباً 15:20 پر لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ہم سب کو بدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصہ ہو۔

(رپورٹ: رانا خیاء الحسن، ناظم نشر و اشتاعت، حلقة گوجرانوالہ)

### حلقة گوجرانوالہ کے زیر انتظام انسداد سودہم

حلقة گوجرانوالہ نے انسداد سودہم میں رفقاء میں بڑھ پڑھ کر حصہ لیا۔ رفقاء نے مختلف بھجوں پر تقریباً 00:2400 بیانڈ بلز اور 17500 سو روپے (پیغام) تقسیم کیے۔ 496 فلکیں اور پول یونیگرزر کشوں اور شہراہوں پر آؤیزاں کیے۔ جبکہ 81 ہینزز اور بل بورڈز بھی مختلف بھجوں پر لگائے۔ 06 مقاتلات پر سود کے خلاف مظاہرے کیے گئے۔ جن مفترد اسرہ جات میں مظاہرہ نہیں ہوا وہ قرآنی مظاہرے میں شریک ہوئے۔ علماء، مساجد کے خطباء اور دوسری دینی و سیاسی شخصیات سے ملاقاتوں کا اہتمام کیا گیا۔ ہم کے دوران 346 علماء اور خطباء حضرات جبکہ 190 دینی، سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقات کی گئی اور ان کو امیر محترم کا خط پیش کیا گیا۔ اور ان کو ترغیب دی گئی کہ سود کے خلاف آواز اٹھائیں۔ جس کی وجہ سے تقریباً 53 مساجد میں خطباء حضرات نے سود کے موضوع پر جمع کا خطاب کیا۔ اس کے علاوہ 8 حلقوں قرآنی اور دوسرے اجتماع منعقد کیے گئے جن میں سود کو موضوع بنایا گیا۔ تین کتابیں سود کی حرمت، وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوالات

# تبديلیٰ تاریخ

## رفقاء متوجہ ہوں

”قرآن مرکز کینال و یوگارڈن ہوئے روڈ عارف والا  
(حلقہ سماں ہوال ڈویشن)“ میں

مورخہ 09 اکتوبر 2022ء کو منعقد ہونے والا

## مبتدیٰ تربیتی کورس

اب ان شاء اللہ

06 نومبر 2022ء (بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)  
کو منعقد ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ رفقاء پروگرام میں شریک ہوں۔  
(در)

مورخہ 14 تا 16 اکتوبر 2022ء کو ہونے والا

## المراءہ نسبتاً معاشر محتوا کی ترتیب و مشاورتی الہام

اب ان شاء اللہ 11 تا 13 نومبر 2022ء

(بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر) کو منعقد ہو گا۔

نوت: درج ذیل موضوع پر بآہمی مذکور ہو گا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لا گئیں۔

☆ اسلام کا انتقلابی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

**موسکم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لا کئیں**

برائے رابطہ: 0300-4120723 / 0300-0971784

المعلم: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-78 (042) 35473375

## دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی و طی، گلشن جمال کے رفیق یہود محمد حسن شدید عیلیل میں اور رسول ہبھات میں زیر علاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجله مسٹرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ اذْهِبْ الْبُأْسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِ لَا شَفَاَ اِلَّا شَفَاؤْكَ شَفَاَ لَأَلِيْعَادُ سَقْمًا

**اللَّهُمَّ اذْهِبْ اللَّهُعْنَ دُعَائِي مَغْفِرَت**

☆ مقامی تنظیم حلقہ سرگودھا شریقی کے ملزم رفیق مہر محمد عمر فاروق کی والدہ وفات پا گئیں۔  
برائے تعریف: 0312-7547434

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پس باندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔  
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهَا وَارْجُمْهَا وَأَدْجُلْهَا فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهَا حَسَابًا يَسِيرًا

اور قرضوں کی جنگ کے تقریباً 535 سیٹ لوگوں میں تقسیم کیے گئے۔ اکثر علماء کو یہ سیٹ تحفہ میں دیتے گئے۔ (رپورٹ: حافظ علی جنید میر، امیر حلقہ گورنمنٹ)

## حلقة پنجاب شمالی کے زیر اہتمام انسداد سودہم

حلقة پنجاب شمالی کی تمام تنظیم اپنے علاقوں میں انسداد سودہم حصہ لیا۔  
ہر تنظیم نے 25000 کی تعداد میں بینڈ بلزر اور سر ورقہ (پیفلٹ) تقسیم کیے گئے۔  
500 پول بینگر، فلیکس، میں، بیوڑا اور 250 بیزز، میں بیوڑا رکشوں اور مختلف علاقوں میں لکائے گئے۔ حلقة کی سطح پر 3 بجہے 2 کیٹ تنظیم کی سطح پر مظاہرے کیے گئے۔  
قریباً 200 علماء، خطباء، مساجد اور دینی و سیاسی شخصیات سے ملاقات کی گئی اور ان کو امیر محترم کا خطد دیا گیا۔ کیتھ تنظیم کے زیر اہتمام مسجد الحدیثی میں 3 خطبات جمعہ میں سو دو کو موضوع بنایا گیا۔ (رپورٹ: روف اکبر، امیر حلقہ پنجاب شمالی)

## موت العالم موت العالم

### معروف مبلغ اسلام علامہ یوسف القرضاوی رحمۃ اللہ علیہ رحلت فرمائی

علم اسلام کی نامور علمی شخصیت، الاخوان المسلمین سے وابستہ اور 50 سے زائد کتابوں کے صاحب علماء یوسف القرضاوی پیغمبر 26 ستمبر 2022ء دوہ، قطر میں اپنے خالق حقیقی سے جانے۔ عمر: 96 برس تھی۔ اقبالیہ و دنیا ایلیہ ز جھونوں ○  
یوسف القرضاوی پیغمبر 1926ء کو صفت قراب، مصر میں پیدا ہوئے۔ مصر میں اپنی تعلیم تکمیل کی۔ الاخوان المسلمین سے وابستہ ہے اور عملی جدوجہد میں حصہ لیا۔ 1950ء میں جمال عبدالناصر کے دور میں گرفتار ہوئے۔

علامہ یوسف القرضاوی پیغمبر 1960ء میں مصر سے قطر چلے گئے۔ اور قطر یونیورسٹی میں فیکٹری آف شریعہ کے ذین بن گئے۔ 1968ء میں قطری شہریت مل گئی۔ یوسف القرضاوی اٹھنیشیل پیغمبن آف مسلم اسکالریز کے 14 سال جیہر میں بھی رہے ہیں۔ فوری 2011ء کو قاتر کے تحریر اسکولوں میں لاکھوں افراد کے اجتماع سے خطاب کیا۔ 2013ء میں مصر کے پہلے جمہوری صدر محمد مریس کی حکومت کے خلاف فوجی بغاوت کی محل کر خافت کی۔ مصر کی ایک فوج داری عدالت نے الاخوان المسلمين کے 100 سے زائد کارکنوں سمیت ممتاز عالم دین علامہ یوسف القرضاوی پیغمبر کو سزاۓ موت سنائی۔ قاتر نے قطر سے عالمی القرضاوی پیغمبر کی جو ایک کام طالب کیا تھیں قطر نے تو نہیں کیا۔

گرہشتہ چار دہائی سے قطر میں مقیم علماء یوسف القرضاوی پیغمبر 50 سے زائد بلند پایہ تکب کے صاحب تھے۔ اکثر تابوں کے ترجیح دنیا بانوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اسلامی قانون اور فقہ ان کا خاص موضوع تھا۔ علامہ یوسف القرضاوی پیغمبر کو عرب دنیا میں غیر معمولی مقبولیت حاصل تھی۔ عالمہ القرضاوی کے معتقدین و محبین کا ایک بڑا حلقہ ہے جو عرب ممالک سے لے کر یورپ، امریکہ اور بر صغیر تک پھیلا ہوا ہے۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں ان کے شاگردوں کی کثیر تعداد ہے۔ آپ کو دنیا بھر میں مجتہد، محمد اور مفکر کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ آپ کو عالم اسلام میں سب سے بڑے اسلامی سکالر، فقیر اور عالم دین کی حیثیت حاصل تھی۔

شیخ علامہ یوسف القرضاوی پیغمبر کے انتقال پر علی حلقوں میں غم کی اہم دو گنہ ہے۔ عالم اسلام کی سی واحد شخصیت تھی، جس کا ہر مسلک، ہر مکتب، فکر اور ہر نظریہ کا عامل شخص ول و جان سے اخراج کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الغردوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے تنا لوحقین کو سب میل عطا کرے۔ آئین یا رب العالمین!

# The 9/11 Fallout: US-Imposed

## Destruction of Afghanistan

Australian biochemist Gideon Polya is one of the world's leading experts on avoidable mortality, holocausts and genocides. In "Post-9/11 US-Imposed Muslim Holocaust and Muslim Genocide" (2020), Polya writes about "the Zionist-backed US War on Muslims (aka the US War on Terror) which has been associated, so far, with 32 million Muslim deaths—from violence, five million, or from imposed deprivation, 27 million—in 20 impoverished countries invaded by the US alliance since the US government's 9/11 false flag atrocity."

Dr. Polya maintains a website "Afghan Holocaust Afghan Genocide" where he estimates that the US is responsible for 6.8 million Afghan deaths, consisting of 1.6 million deaths by violence and 5.2 million by deprivation, during its 20-year occupation. He cites estimates that the Afghan war cost the US over \$2 trillion, about one-third of the total cost of the so-called War on Terror, and points out that even a mere fraction of such colossal sums could have greatly reduced avoidable mortality on a global level. So, by applying scarce resources to the deliberate murder of millions abroad, US leaders were indirectly murdering considerable numbers of their own people as well.

Since the invasion of Afghanistan was a barely-disguised war of aggression, the US obviously owes gargantuan reparations. (Even former puppet president Hamid Karzai has admitted that there was never any significant al-Qaeda presence in Afghanistan and that the official story of 9/11 is highly dubious.) As the defeated war criminal aggressor, the US ought to be forced to spend many multiples of what it wasted destroying Afghanistan to rebuild that devastated country. But even as the Afghan

people starve due to US destruction of global food supplies stemming from the American war on Russia through Ukraine, America's rulers are not only refusing aid to Afghanistan, they are actually stealing Afghanistan's own money.

Last February, US president Joe Biden, the dotard-in-chief surrounded by Neocon-Zionist controllers, signed an executive order confiscating \$9.5 billion in American-based assets owned by Afghanistan's Central Bank. Biden ordered that \$3.5 billion be paid to the wealthy Zionist lawyers representing a group of misinformed 9/11 survivors, while the remaining funds would remain frozen until the Taliban promised to do whatever it was told. The US has established a 'Trust' with \$3.5 billion in frozen Afghan Central Bank funds, which will be based in Switzerland, and meant to "help stabilize Afghanistan without benefiting the Taliban". It is another pack of lies to further obliterate the Afghan people and undermine the legitimate government of the Afghan Taliban.

The outrageous arrogance of Biden's order to accelerate America's deliberate starvation of the Afghan people by stealing Afghanistan's own money was not lost on better-informed 9/11 victims' family members, 76 of whom wrote an open letter to Biden demanding that he return the money to the Afghan government. Many of those family members, including the well-known activist Robert McIlvaine, know full well that 9/11 was a murderous coup d'état and war-trigger PR stunt by American rulers, and that the official US government story is a nauseating big lie. They know that Afghanistan had nothing whatsoever to do with 9/11, and

## گوشہ انسدادِ سود

جب سود کو سرمایہ کاری کی اساس کے طور پر قبول کیا جائے تو اس کی خبائیں اتنی سکتوں سے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ اتنے اعتبارات سے انسان کی خوش حالی پر حملہ آور ہوتا ہے کہ ان کا انتہائی مختصر ذکر کرنے فائدہ ایم بخوبی مفہوم سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ ذیل میں سود کی تباہ کاریوں کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

### 1- محنت کی ناقدری - سرمائی کی برتری:

دیا میں ہر کام کے لیے محنت اور سرمایہ کا ناپڑتا ہے خواہ اس کام کا قتل صحت و حرفت سے ہو یا زراعت و تجارت سے۔ پھر کوئی بھی کام ایسا نہیں جس میں نقصان کا خطرہ نہ ہو۔ لیکن سرمایہ دار سود کی وجہ سے ہمیشہ ایک لازمی اضافے کا حق دار قرار پاتا ہے اور اسے بھی نقصان کا منیر نہیں ہوتا۔ انسانی محنت اگر ضائع بھی ہو جائے تب بھی سرمایہ دار اپنا سود چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتا۔ یہ صورت حال عقل، مطعن، اخلاقیات غرض ہر اعتبار سے غیر منعفانہ ہے۔

### 2- تہذیب و تمدن کا قتل:

سودی نظام کا عملی اطلاق (Application) دراصل انسانیت پر سرمائی کی فویت کو تسلیم کرنے کا اعلان ہے۔ بھی وجہ ہے کہ نی تہذیب میں شرافت، ہمدردی، رزقِ حلال اور انسان کی قیمت گرتی جا رہی ہے اور لالج، حرص، لوث، کھوٹ اور فراڈ سب سے مؤثر اور تو انا جذبے بنتے جا رہے ہیں۔ بعض اوقات سودی قرض لینے والے کی تمام کمائی، وسائل یہاں تک کہ گھر اور گھر میں موجود ضروری یات زندگی پر بھی بچھنا کر لیا جاتا ہے۔ صورت حال اس عکیں کوئی پہنچ جاتی ہے کہ انسان خود کشی پر اور اپنے بھوک سے بلباتے بچوں کو اپنے ہاتھوں قتل کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ لیکن خواہ کوئی ضرورت مند بیماری، بھوک، افلاس سے کراہ رہا ہو یا بے روزگار اپنی زندگی سے بے زار ہو سودخوار کی شفاقت و سنگ دل کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اسے صرف اپنے نفع سے غرض ہوتی ہے۔ (جاری ہے)

حوالہ ”سود: حرمت، خبائی، اشکالات“، از حافظ انجیمن نوید احمد

آہ! فیڈرل شریعت کو رٹ کے  
سود کے خلاف فیصلہ کو 160 دن گزر چکے!

## Quote on Riba

“Historically, usury was defined as any interest whatever on an unproductive loan. Our whole banking system I have ever abhorred, I continue to abhor, and I shall die abhorring.”

John Adams (Former US President lawyer, author, statesman and diplomat)

they are outraged that the Afghan people are being ‘genocided’ under such a sickeningly false pretext.

The deliberate starvation of Afghanistan by the US was accelerating during the run-up to the 21st anniversary of the 9/11/2001 false flag. According to the United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs:

- 18.9 million people – nearly half of the population – are estimated to be acutely food-insecure in June-November 2022.
- 4.7 million children, and pregnant and lactating women are at risk of acute malnutrition in 2022; 3.9 million children are acutely malnourished.
- All 34 provinces are facing crisis or emergency levels of acute food insecurity.
- Afghanistan continues to face the highest prevalence of insufficient food consumption globally, as 92 percent of households struggle to meet their food needs.

The mass starvation currently afflicting Afghanistan is the direct result of 20 years of brutal occupation, during which the US destroyed Afghanistan’s economy and civil society, replacing it with a network of US-owned gangsters and collaborators funded by American bribes and CIA heroin profits. When the Americans fled with their proverbial tails between their legs on August 30, 2021, they abruptly terminated their “nation-building” bribes, which had become—alongside CIA heroin revenue—Afghanistan’s biggest source of income. When the Americans left, 72% of Afghans lived beneath the poverty rate of \$2 per day. As of September 2022, that figure has risen to roughly 97%.

It is high time to hold US accountable for war-crimes and crimes against humanity in Afghanistan.

**Source adapted from:** An article by Kevin Barrett; <https://unitedpushback.com/>

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

# ACEFYL

SUGAR FREE  
COUGH  
SYRUP

Acefyline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین  
کھانسی کاشتہت  
شوگرفی

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں  
یکساں مفید

